بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 47 — شمارہ 43

ہفت روزہ **بدر** قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

Postal
Registration
No:p/GDP-23

شرح چندہ
سالانہ 150 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ
یا 20 ڈالر امریکن

30 جمادی الثانی 1419 ہجری 22 اخاء 1377 ہش 22 اکتوبر 98ء

لندن ۱۷ / اکتوبر (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیریت ہیں الحمدللہ۔ کل حضور انور نے مسجد فضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے سابقہ مضمون کو جاری رکھا اور نمازوں میں خشوع اختیار کرنے اور اللہ تعالیٰ کے افضال حاصل کرنے کیلئے عملی اقدام کی طرف توجہ دلائی۔ پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں معجزانہ فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس

نوع انسان کیلئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں۔ مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں۔ مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

کسی پر تکبّر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو۔ اور کسی کو گالی مت دو۔ گو وہ گالی دیتا ہو۔ غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ۔ تا قبول کئے جاؤ۔ بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں مگر وہ اندر سے بھیڑیئے ہیں۔ بہت ہیں جو اوپر سے صاف ہیں۔ مگر وہ اندر سے سانپ ہیں۔ سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو۔ نہ خود نمائی سے ان کی تذلیل اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو۔ نہ خود پسندی سے اُن پر تکبّر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو اور تقویٰ اختیار کرو۔ اور مخلوق کی پرستش نہ کرو۔ اور اپنے مولیٰ کی طرف منقطع ہو جاؤ۔ اور دُنیا سے دل برداشتہ رہو۔ اور اُسی کے ہو جاؤ۔ اور اسی کیلئے زندگی بسر کرو اور اس کیلئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو۔ کیونکہ وہ پاک ہے۔ چاہئے کہ ہر ایک صبح تمہارے لئے گواہی دے۔ کہ تم نے تقویٰ سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا۔ دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو۔ کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں۔ اور وہ دن کو رات نہیں کر سکتیں۔ بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو۔ جو آسمان سے نازل ہوتی اور جس پر پڑتی ہے۔ اس کی دونوں جہانوں میں بیخ کنی کر جاتی ہے۔ تم ریاکاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے۔ اس کی انسان کے پاتال تک نظر ہے کیا تم اس کو دھوکا دے سکتے ہو پس تم سیدھے ہو جاؤ اور صاف ہو جاؤ اور پاک ہو جاؤ اور کھرے ہو جاؤ۔ اگر ایک ذرہ تیرگی تم میں باقی ہے۔ تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کر دے گی۔ اور اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبّر ہے یا ریا ہے یا خود پسندی ہے۔ یا کسل ہے۔ تو تم ایسی چیز نہیں ہو کہ جو قبول کے لائق ہو۔ ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکہ دو۔ کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا ہے۔ کیونکہ خدا چاہتا ہے۔ کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے۔ جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا۔ تم آپس میں جلد صلح کرو۔ اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو۔ کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں وہ کاٹا جائے گا۔ کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو اور سچے ہو کر جھوٹے کی طرح تذلل کرو۔ تا تم بخشے جاؤ۔ نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو۔ کہ جس دروازے کیلئے تم بلائے گئے ہو۔ اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا۔ کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے۔ جو ان باتوں کو نہیں مانتا۔ جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں۔ تم اگر چاہتے ہو۔ کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ۔ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا۔ سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں۔ خدا کی لعنت سے بہت خائف رہو کہ وہ قدوس اور غیور ہے، بدکار خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ متکبر اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ ظالم اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا خائن اُس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ اور ہر ایک جو اس کے نام کیلئے غیرت مند نہیں۔ اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ وہ جو دنیا پر کتوں یا چیونٹیوں یا گدّوں کی طرح گرتے ہیں اور دنیا سے آرام یافتہ ہیں وہ اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتے۔ ہر ایک ناپاک آنکھ اس سے دور ہے۔ ہر ایک ناپاک دل اس سے بیخبر ہے۔ وہ جو اس کیلئے آگ میں ہے وہ آگ سے نجات دیا جائے گا۔ وہ جو اس کیلئے روتا ہے۔ وہ ہنسے گا۔ وہ جو اس کیلئے دنیا سے توڑتا ہے۔ وہ اس کو ملے گا۔ تم سچے دل سے اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے۔ تم ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو۔ تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو۔ تم سچ مچ اُس کے ہو جاؤ تا وہ بھی تمہارا ہو جاوے۔ دنیا ہزاروں بلاؤں کی جگہ ہے۔ جن میں سے ایک طاعون بھی ہے۔ سو تم خدا سے صدق کے ساتھ پنجہ مارو۔ تا وہ یہ بلائیں تم سے دور رکھے کوئی آفت زمین پر پیدا نہیں ہوتی۔ جب تک آسمان سے حکم نہ ہو۔ اور کوئی آفت دور نہیں ہوتی جب تک آسمان سے رحم نازل نہ ہو۔ سو تمہاری عقلمندی اسی میں ہے۔ کہ تم جڑ کو پکڑو نہ شاخ کو۔ تمہیں دوا اور تدبیر سے ممانعت نہیں ہے۔ مگر اُن پر بھروسہ کرنے سے ممانعت ہے۔ اور آخر وہی ہوگا۔ جو خدا کا ارادہ ہوگا۔ اگر کوئی طاقت رکھے۔ تو توکل کا مقام ہر ایک مقام سے بڑھ کر ہے۔ اور تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے۔ کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو۔ کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے۔ جو لوگ قرآن کو عزّت دیں گے وہ آسمان پر عزّت پائیں گے۔ جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے۔ اُن کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔ نوع انسان کیلئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں۔ مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کیلئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں۔ مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ سو تم کوشش کرو۔ کہ سچی محبت اس جاہ و جلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاؤ۔

(کشتی نوح صفحہ ۱۸تا۲۱ ایڈیشن ۱۹۸۶ء [illegible] پریس جالندھر)

جلسہ سالانہ قادیان ۹۸ء

جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ ۵-۶-۷ / دسمبر ۱۹۹۸ء بروز ہفتہ - اتوار - سوموار منعقد ہوگا۔ احباب جماعت اس بابرکت سفر کی تیاری شروع فرمائیں اور دُعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اس جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب و بابرکت فرمائے۔ (ادارہ)

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء - ایک یوم الفرقان

(ظفر احمد ظفر - مربی سلسلہ)

۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی نے ایک منصوبہ کے تحت آئین میں ترمیم کرتے ہوئے آئین اور قانون کی رو سے جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دے دیا جس پر جماعت احمدیہ کے مخالفین نے فتح کے شادیانے بجائے اور خوشیاں منائیں کہ ۹۰ سالہ مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ۷؍ستمبر جماعت احمدیہ کے مخالفین کے لئے فتح وظفر کا دن نہیں تھا بلکہ یہ دن جماعت احمدیہ کے لئے فتح وظفر کی نوید لے کر طلوع ہوا اور یہ دن جماعت احمدیہ کے لئے یوم الفرقان ثابت ہوا جس میں جماعت احمدیہ کی سچائی اور صداقت روز روشن کی طرح واضح ہو گئی۔

جماعت احمدیہ کی غیر معمولی ترقی اور بے مثال تنظیم اور بے نظیر قوت عمل سے مرعوب ہو کر ۱۹۷۴ء کے اوائل میں جماعت کے خلاف ایک سوچی سمجھی سکیم کے تحت ملک گیر تحریک چلانے کا منصوبہ بنایا گیا۔ اس تحریک کے لئے مجلس ختم نبوت کے مولویوں کو آلہ کار بنایا گیا۔ اور بعض عناصر کی طرف سے تحریک ختم نبوت کے نام پر سارے پاکستان میں احمدیوں کے خلاف ہنگامہ آرائی شروع کی گئی۔ احمدیوں کا سوشل بائیکاٹ کیا گیا۔ درجنوں بے گناہ احمدیوں کو بے دردی سے قتل کر دیا گیا۔ ان گنت احمدی گھروں اور دوکانوں کو لوٹا اور جلایا گیا اور احمدی بچوں اور عورتوں اور بوڑھوں پر بے انداز ظلم ڈھائے گئے۔ یہاں تک کہ شیر خوار بچوں کو دودھ سے محروم کر دیا گیا اور ختم نبوت کے مولویوں کی طرف سے یہ مطالبہ کروایا گیا کہ احمدیوں کو پاکستان میں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے اور یہ کہ احمدیوں کے خلاف یہ تحریک اس وقت تک جاری رہے گی جب تک حکومت کی طرف سے احمدیوں کو غیر مسلم قرار نہیں دیا جاتا۔

اس پر حکومت کی طرف سے حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کو قومی اسمبلی میں پیش ہو کر اپنا مؤقف پیش کرنے کے لئے کہا گیا۔ چنانچہ حضرت امام جماعت احمدیہ درج ذیل وفد کے ساتھ قومی اسمبلی میں پیش ہوئے صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب (موجودہ امام جماعت احمدیہ) حضرت شیخ محمد احمد صاحب مظہر، ایڈووکیٹ۔ مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد۔ مکرم مولانا ابو العطاء صاحب

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ۵؍ سے ۱۰؍ اور ۲۰؍ سے ۲۴؍اگست ۱۹۷۴ء تک کل ۱۱ دن قومی اسمبلی میں پیش ہوئے۔ اور اس وقت کے اٹارنی جنرل یحییٰ بختیار نے ممبران قومی اسمبلی کی طرف سے پیش کردہ سوالات کی وضاحت حضور سے حاصل کی۔ حضور انور نے ان سوالات کے کافی وشافی جوابات دئے جن سے ممبران اسمبلی بے حد متاثر ہوئے اور جس کا اعتراف جماعت احمدیہ کے شدید مخالف جمعیت علماء اسلام کے صدر اور ممبر قومی اسمبلی مولانا مفتی محمود صاحب نے ان الفاظ میں کیا۔ وہ لکھتے ہیں :

"اس میں شک نہیں کہ ممبران قومی اسمبلی کا ذہن ہمارے موافق نہیں تھا بلکہ ان سے متاثر ہو چکا تھا تو ہم بڑے پریشان تھے۔ چونکہ ارکان اسمبلی کا ذہن بھی متاثر ہو چکا تھا اور ہمارے ارکان اسمبلی دینی مزاج سے واقف نہ تھے اور خصوصاً جب اسمبلی ہال میں مرزا ناصر احمد آیا تو قمیص پہنے ہوئے اور شلوار شیروانی میں ملبوس بڑی پگڑی طرّہ لگائے ہوئے تھا اور سفید داڑھی تھی تو ممبران نے دیکھ کر کہا کہ کیا یہ شکل کافر کی ہے۔ اور جب وہ بیان پڑھتا تھا تو قرآن مجید کی آیتیں پڑھتا تھا اور جب حضور اکرم ﷺ کا نام لیتا تھا تو ہمارے ممبران ہمیں گھور گھور کر دیکھتے تھے کہ قرآن اور رسول کے نام کے ساتھ درود شریف پڑھتا ہے اور تم اسے کافر کہتے ہو اور دشمن رسول کہتے ہو۔ یہ بات مشہور ہے کہ جو شخص اپنے آپکو مسلمان کہتا ہے تو تمہیں کیا نبی ہے کہ آپ انکو کافر کہیں۔ اور ہم اللہ سے دست بدعا تھے کہ اے مقلب القلوب ان دلوں کو پھیر دے۔ اگر تو نے بھی ہماری مدد نہ فرمائی تو یہ مسئلہ قیامت تک اسی مرحلہ میں رہ جائے گا اور حل نہیں ہوگا۔ حتی کہ میں اتنا پریشان تھا کہ بعض اوقات مجھے رات کو تین چار بجے تک نیند نہیں آتی تھی"۔

(ہفت روزہ "لولاک" ۲۸؍دسمبر ۱۹۷۵، صفحہ ۱۸،۱۷)

شاید یہی وجہ ہے کہ یہ کارروائی ۲۰ سال کے لئے سر بمہر کر دی گئی۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے بار بار مطالبہ کیا گیا کہ اس کارروائی کو شائع کر دیا جائے لیکن ابھی تک حکومت کو اس کی اشاعت کی توفیق نہیں ملی۔ شاید اس لئے کہ بعض ممبران اسمبلی کے اس کارروائی کے بارہ میں تاثرات یہ تھے کہ اگر اس کارروائی کو شائع کر دیا جائے تو آدھا پاکستان احمدی ہو جائے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ کارروائی ایک منصوبہ کے تحت کی جا رہی تھی اور جماعت احمدیہ کے خلاف فیصلہ پہلے ہی کر لیا گیا تھا۔ یہ کارروائی محض ایک ڈرامہ تھا اس لئے اس ڈرامہ کا سین اس طرح ڈراپ ہوا کہ ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کو جماعت احمدیہ کو آئین اور قانون کی رو سے غیر مسلم قرار دے دیا گیا۔

اس پر جماعت احمدیہ کے مخالفین نے بہت شادیانے بجائے اور خوشیاں منائیں، مٹھائیاں تقسیم کیں کہ ۹۰ سالہ مسئلہ حل کر دیا گیا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ۷؍ستمبر جماعت احمدیہ کے لئے یوم الفرقان ہے۔ اس دن حق وباطل میں امتیاز روز روشن کی طرح کھل کر سامنے آ گیا۔ اس اجمال کی تفصیل کچھ اس طرح ہے کہ آج سے چودہ سو سال پہلے ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اپنی امت کے آخری زمانہ میں بگڑے ہوئے حالات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا :-

(ترجمہ) : "حضرت عبد اللہ بن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا میری امت پر بھی وہ حالات آئیں گے جو بنی اسرائیل پر آئے تھے جن میں ایسی مطابقت ہوئی جیسے ایک پاؤں کے جوتے کی دوسرے پاؤں کے جوتے سے ہوتی ہے یہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی اپنی ماں سے بدکاری کا مرتکب ہوا تو میری امت میں سے بھی کوئی ایسا بدبخت نکل آئے گا۔ بنی اسرائیل بہتر فرقوں میں بٹ گئے تھے اور میری امت تہتر فرقوں میں بٹ جائے گی۔ لیکن ایک فرقے کے سوا باقی سب جہنم میں جائیں گے۔ صحابہ نے پوچھا کہ یہ ناجی فرقہ کون سا ہے۔ تو حضورؐ نے فرمایا جو میری اور میرے صحابہؓ کی سنت پر عمل پیرا ہو گا"۔

(ترمذی کتاب الایمان باب افتراق هذه الامة. جامع الصغير صفحه ۱۱۰ مصری، ابن ماجه كتاب الفتن باب افتراق الامم)

اس حدیث میں نبی اکرم ﷺ نے امت محمدیہ کے ۷۳ فرقوں میں بٹ جانے کا ذکر فرمایا ہے اور ۷۲ فرقوں کو ناری اور ایک فرقہ کو ناجیہ قرار دیا ہے۔ فرقہ ناجیہ کون سا فرقہ ہے۔ اس کی تفصیل بیان کرتے ہوئے مشکوٰۃ کے شارح علامہ علی بن سلطان القاری لکھتے ہیں :

(ترجمہ) : یعنی ناجی فرقہ وہ ہے جو محمد ﷺ کی روشن سنت پر عمل کرے گا اور طریقہ احمدیہ پر گامزن ہو گا۔

(مرقاة المفاتيح جلد اول صفحه ۲٤۸ مصنفه علی بن سلطان القاری. مکتبه امدادیه ملتان)

اگرچہ شارح مشکوٰۃ کی تشریح سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ فرقہ ناجیہ وہ ہے جو طریقہ احمدیہ پر گامزن ہے لیکن اس واضح اور روشن تشریح کے باوجود ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی کے فیصلے نے پہلے ہر فرقہ فرقہ ناجیہ ہونے کا مدعی تھا اور عوام الناس کے لئے یہ فیصلہ کرنا مشکل تھا کہ ۷۲ کے مقابلے میں وہ ایک فرقہ کون سا ہے جسے آنحضرت ﷺ نے فرقہ ناجیہ قرار دیا ہے۔ خدائی تقدیر یہ ہے کہ قومی اسمبلی کے اس فیصلہ سے ۷۲ اور ایک میں فرق واضح ہو کر سامنے آ گیا ہے۔ چنانچہ اس فیصلہ کے بعد اخبار نوائے وقت نے لکھا :

"اس فیصلہ کو ایک خاص اہمیت ہے کہ اس پر اجماع امت بالکل صحیح طور پر ہوا ہے۔ اسلام کی ساری تاریخ میں اس قدر پورے طور پر کسی اہم مسئلہ پر کبھی اجماع امت نہیں ہوا۔ اجماع میں ملک کے سب بڑے بڑے علماء دین اور حاملان شرع متین کے علاوہ سیاسی لیڈر اور ہر گروپ کے سیاسی رہنما کم حقہ متفق ہوئے ہیں اور صوفیائے کرام اور عارفین برگزیدگان تصوف وطریقت کو بھی پورا پورا اتفاق ہوا ہے۔ قادیانی فرقہ کو چھوڑ کر جو بھی ۷۲ فرقے مسلمانوں کے بتائے جاتے ہیں سب کے سب اس مسئلہ کے حل پر متفق اور خوش ہیں۔ زعماء ملت اور عمائدین کا کوئی طبقہ نظر نہیں آتا جو اس فیصلہ پر خوشگوار رد عمل نہ رکھتا ہو"۔

(نوائے وقت مورخہ ۱٦؍اکتوبر ۱۹۷٤ء)

دیکھئے خدا تعالیٰ نے کس طرح جماعت احمدیہ کے مخالف کے قلم سے سچ ظاہر کروایا اور ان سے لکھوایا کہ ۷۲ کی اکثریت کون ہے اور ایک فرقہ کون سا ہے۔

لیکن حیران کن بات یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے مبارک ارشاد کی صریحاً خلاف ورزی کرتے ہوئے اور آپ کے صادر کردہ فیصلہ سے بغاوت کرتے ہوئے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ ۷۲ کی اکثریت سچائی پر ہے اور "ایک" یعنی جماعت احمدیہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے تو یہ فرمایا تھا کہ آخری زمانہ میں میری امت یہودیوں سے بھی آگے بڑھتے ہوئے ۷۳ فرقوں میں بٹ جائے گی تو صرف ایک فرقہ سچائی پر ہو گا اور ۷۲ کی اکثریت سچائی پر قائم نہیں ہو گی۔ لیکن ۷؍ستمبر کو آنحضرت ﷺ کے فرمان کے صریح خلاف یہ فیصلہ کیا گیا کہ ۷۲ سچ پر ہیں اور ایک سچ پر نہیں۔ ہر صاحب عقل معلوم کر سکتا ہے کہ ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ جو تمام پاکوں کے سردار ہیں، آپ کا فیصلہ درست ہے یا اس اسمبلی کا فیصلہ جس کے ممبران کے رسوا کن کردار کی جھلک جنرل ضیاء الحق کے زمانے میں شائع کردہ قرطاس ابیض میں دکھائی گئی تھی۔ (ملاحظہ ہو قرطاس ابیض، بھٹو کا دور حکومت جلد سوم)۔ اس قرطاس ابیض کی رو سے تو ان ممبران کی اکثریت کا کردار ایک عام انسان کے کردار سے بھی مطابقت نہیں رکھتا کجا یہ کہ ایسے ممبران کے فیصلہ کو نبیوں کے سردارؐ کے فیصلہ کے مقابلہ پر پیش کیا جائے۔

یقیناً سید المطہرین آنحضرت ﷺ کے ارشاد اور فیصلے کے مقابل کسی اسمبلی کے فیصلے کی کوئی حیثیت نہیں۔ فیصلہ آنحضرت ﷺ کا ہی چلے گا اور اس بات میں ذرہ برابر بھی شک نہیں کہ ۷؍ستمبر کا سورج آنحضرت ﷺ کی عاشق جماعت احمدیہ کے لئے ایک فتح کی نوید لے کر چڑھا اور اس دن آنحضرت ﷺ کا چودہ سو سال پہلے بیان فرمایا ہوا ارشاد لفظ بلفظ پورا ہو گیا۔ اور یہ جھگڑا ہمیشہ ہمیش کے لئے طے ہو گیا کہ ۷۲ ناری فرقے کون سے ہیں اور ایک ناجی فرقہ کونسا ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے اس وقت کے امام حضرت مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے اس قومی اسمبلی میں یہی حدیث پیش کر کے ممبران اسمبلی پر واضح فرمایا تھا کہ آپ نے جو فیصلہ کرنا ہے میں اس سے آپ کو روک تو نہیں سکتا لیکن میں آپ کو متنبہ کرتا ہوں کہ اگر جماعت احمدیہ کے خلاف فیصلہ کرو گے تو آنحضرت ﷺ کے اس واضح ارشاد سے انحراف کرو گے اور بغاوت کرو گے لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے واضح انتباہ کے باوجود اس اسمبلی نے ارشاد نبویؐ سے انحراف اور بغاوت کی راہ اختیار کی۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کی تقدیر کے ماتحت ہوا اور خدائی تقدیر دنیا کو یہ دکھانا چاہتی تھی کہ یہی ایک جماعت ہے جو ۷۲ کے مقابل پر ایک ہے اور جسے آنحضرت ﷺ نے فرقہ ناجیہ قرار دیا ہے۔ یہی وہ جماعت ہے جو آنحضرت ﷺ اور آپکے صحابہؓ کی سنت پر گامزن ہے اور طریقہ احمدیہ پر قدم مارنے والی ہے۔

فالحمدلله على ذلك

اللهم صل على محمد وعلىٰ آل محمدٍ

و بارك وسلم انك حميد مجيد۔

تنظیم سپاہ صحابہ پاکستان کے لیڈر اور اسلام آباد کی جامع مسجد کے امام مولانا محمد عبد اللہ کا قتل

۱۷؍اکتوبر کو حکیم محمد سعید سابق گورنر کراچی کے المناک سانحہ قتل کے چند گھنٹوں بعد پاکستان کی تنظیم سپاہ صحابہ کے لیڈر اور اسلام آباد کی جامع مسجد کے امام مولانا محمد عبد اللہ کو چند نامعلوم افراد نے اس وقت موت کے گھاٹ اُتار دیا جبکہ وہ مسجد سے باہر آ رہے تھے۔

پاکستان میں ان دنوں سنی اور شیعہ "مجاہدین" سپاہ صحابہ اور سپاہ محمد کے ناموں سے مصروف جہاد ہیں اور سال رواں میں اب تک درجنوں علماء قتل کئے جا چکے ہیں۔

خطبہ جمعہ

وقف جدید کو آئندہ نسلوں کو سنبھالنے کے لئے استعمال کریں اور کثرت سے وقف جدید میں شامل ہونے والوں کی تعداد بڑھائیں

ہر جماعت میں نئے آنے والوں کے لئے وقف جدید کا ایک الگ سیکرٹری مقرر ہو، وہ خالصۃً ان پر کام کرے

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ ۲؍ جنوری ۱۹۹۸ء بمطابق ۲؍ صلح ۱۳۷۷ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ. وَاِلَى اللّٰهِ تُرجَعُ الاُمُورُ. يُولِجُ الَيلَ فِى النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِى الَيلِ وَهُوَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ. اٰمِنُوا بِاللّٰهِ وَ رَسُولِهٖ وَ اَنفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُم مُستَخلَفِينَ فِيهِ. فَالَّذِينَ اٰمَنُوا مِنكُمْ وَ اَنفَقُوا لَهُم اَجرٌ كَبِيرٌ. (سورۃ الحدید آیات ۶ تا ۸)

آج خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ وقف جدید کے سال نو کا آغاز ہوگا اور پرانی روایات کے مطابق جنوری کے پہلے جمعہ میں ہمیشہ تو نہیں مگر اکثر وقف جدید کا اعلان کیا جاتا ہے۔ اس اعلان سے پہلے میں ایک دو امور ویسے ضمناً عرض کر رہا ہوں کہ یہاں جمعہ پہ آتے ہوئے رستے میں "صَلِّ عَلٰی نَبِيِّنَا ، صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ" کا ورد ایم ٹی اے پر ہو رہا تھا اور اس پر میرا دل حمد سے بھر گیا کہ ظالموں نے کوشش کی تھی کہ جماعت احمدیہ کو صَلِّ عَلٰی کے ورد سے ربوہ میں محروم کر دیں، چھوٹے چھوٹے بچوں کو قید کیا اور پکڑا گیا کہ تم صَلِّ عَلٰی کا ورد نہ کرو، آج ساری دنیا صَلِّ عَلٰی کے ورد سے گونج رہی ہے اور کسی کی مجال نہیں کہ اس کے رستے میں حائل ہو سکے۔ پس یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے جسے ہمیں خصوصیت سے یاد رکھنا چاہئے کہ ان کی سب روکیں خدا نے خاک کی طرح اڑا دی ہیں۔ آسمان سے جو فضل نازل ہو رہے ہیں ان کی راہ میں ان کی طرف سے کوئی چھتریاں، کوئی روکیں حائل نہیں ہو سکتیں۔ وہ فضل نازل ہوتے چلے جائیں گے اور یہ حسرتوں سے دیکھتے چلے جائیں گے۔ اگر یہ حقیقت بھی ان کو سمجھ نہیں آرہی تو پھر کیا حقیقت سمجھ آئے گی۔ اپنی آنکھوں کے سامنے آسمان سے فضلوں کی بارش ہوتی دیکھ رہے ہیں اور شور مچا رہے ہیں کہ ہم مباہلہ جیت گئے۔ خاک جیتے ہو تم۔ وہ قصے میں بعد میں بتاؤں گا کہ کیا جیتے ہیں اور کیسے جیتے ہیں مگر یہاں ضمناً صرف آپ کو یاد دلاتا ہوں کہ اس وعدے میں بھی خدا تعالیٰ کا بہت شکر ادا کریں، اس کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔

دوسری چیز جو ضمناً کہنی چاہتا ہوں وہ حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی وفات سے متعلق ملنے والے تعزیت کے پیغام، خطوط اور لوگوں کا یہاں تشریف لانا ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ جتنے بھی خطوط آتے ہیں مجھے لازماً پڑھنے پڑتے ہیں۔ اور روزان کا اتنا بڑا پلندہ بن جاتا ہے کہ اب رمضان کی مصروفیت کی وجہ سے میرے لئے ممکن نہیں رہا کہ سرسری نظر سے بھی ان کو پڑھوں۔ اور جانتا ہوں جنہوں نے اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے ان سب کے متعلق جانتا ہوں جو ان میں سے بہت آگے ہیں ان کو بھی اور جو ذرا پیچھے ہیں ان کو بھی۔ حقیقت یہ ہے کہ اس خطبے کے بعد جو میں نے حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے روحانی مدارج کے متعلق دیا تھا اکثر یہی اظہار ہو رہا ہے کہ ہمیں پہلی دفعہ پتہ چلا ہے کہ آپ کیا چیز تھے۔ مگر پہلی دفعہ چلا یا بعد میں پتہ چلا یہ بحث الگ ہے ساری دنیا کی جماعت ان کے لئے دعا گو ہے اور ان کے اقرباء کے لئے دعا گو ہے اور اس حقیقت سے میں باخبر ہوں۔ پس جواب کا تو ویسے ہی سوال نہیں کہ میں سب کو جواب لکھ کے دوں۔ ان سب کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے آج تک کثرت سے خطوط لکھے اور بعض یہاں بھی تشریف لائے مگر اب میں ان سے عاجزانہ درخواست کر رہا ہوں کہ یہ سمجھ لیں کہ مجھے علم ہے اور میری دعاؤں میں وہ سب بزرگ شامل ہیں۔ بڑے ہوں یا چھوٹے، مرد ہوں یا عورتیں، چھوٹے چھوٹے بچوں نے بھی تعزیت کا اظہار کیا ہے اللہ تعالیٰ ساری جماعت کو بہترین جزاء عطا فرمائے۔ ہاں اگر کوئی خاص نکتہ کسی نے لکھا ہو مثلاً بعض خطوں میں صاحبزادہ صاحب مرحوم کے متعلق بڑے اچھے نکات بیان کئے جاتے ہیں جن کی طرف پہلے میری توجہ یا نہیں گئی ہوتی یا ضرورت ہوتی ہے کہ اس توجہ کو بیدار کیا جائے۔ تو ایسے نکات جو لکھنا چاہیں وہ بے شک لکھیں ان کو روک نہیں ہے اور سختی کے ساتھ مناہی بھی نہیں ہے۔ مگر صورت حال میں نے آپ کے سامنے رکھ دی ہے اس کے بعد امید ہے کہ جہاں تک ممکن ہوگا آپ اپنے جذبات کو قابو میں لا کر اس موضوع پہ میری دلداری نہیں کریں گے، کریں گے تو دعاؤں میں کریں گے اس سے زیادہ نہیں۔

رمضان اور سال نو کی مبارکبادوں کا بھی یہی حال ہے۔ فیکس اور پیغامات بھیجنے والوں کی تعداد اتنی بڑھ چکی ہے کہ ہر ایک کو جواب دینا ہرگز ممکن نہیں رہا۔ اس لئے یہ بھی آپ یقین کریں کہ ان سب کے لئے میرے دل میں جذبات امتنان ہیں ان کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں لیکن اب اس سلسلے کو بھی بند ہونا چاہئے کیونکہ یہ ایک رسم تو ہے اور رسم ہی تو ہے اس سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ سال نو کی مبارکبادوں میں ہم جہاں تک ہو سکتا ہے تکلفات سے اجتناب کرتے ہیں لیکن مبارکباد کی بات تو منہ سے نکل ہی جاتی ہے۔ یہ گناہ نہیں لیکن ہے پھر بھی تکلف ہی۔ اس لئے سالِ نو کے آغاز پر میرے لئے بھی دعائیں کریں، اپنے لئے بھی دعائیں کریں، جماعت کے لئے بھی دعائیں کریں، یہ سالِ نو کا بہترین آغاز ہوگا۔

اب میں ان آیات سے متعلق کچھ عرض کرتا ہوں جو وقف جدید کا خطبہ دینے سے پہلے میں نے تلاوت کی ہیں۔ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالاَرضِ وَاِلَى اللّٰهِ تُرجَعُ الاُمُورُ. یہ ایک اعلان عام ہے کہ آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اللہ ہی کے لئے ہے۔ کوئی اس بادشاہی میں اس کا شریک نہیں۔ اس حقیقت کا دل میں گڑ جانا ہی توحید ہے۔ وَاِلَى اللّٰهِ تُرجَعُ الاُمُورُ. نہ صرف یہ کہ بادشاہی ہے بلکہ تمام امور، تمام اہم باتیں اسی کی طرف لوٹائی جائیں گی۔ پس اس سے مفر نہیں۔ خدا تعالیٰ کی بادشاہی کوئی دنیا کی بادشاہی نہیں جس سے آپ بھاگ کر کہیں منہ چھپا سکیں۔ دنیا میں بھی کوئی مفر نہیں، آسمانوں میں بھی کوئی مفر نہیں اور اگر ہوتا بھی تو آخر اسی کی طرف لوٹنا ہے۔ پس دنیا میں اللہ تعالیٰ کی تقدیر ظاہر ہونے میں بعض دفعہ دیر بھی ہو جاتی ہے۔ لیکن آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے مخاطب کر کے یقین دلایا تھا کہ دیکھ تیرے مخالفین کی پکڑ اگر یہاں نہ بھی ہوگی تو تو جانتا ہے کہ آخر ضرور ہوگی۔ آنحضرت ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے یہ فرمانا دراصل ایک گہری حکمت ہم سب کے لئے رکھتا ہے۔ آنحضورؐ کی اس پر پوری تسلی ہو گئی تھی۔ ایک ذرہ بھی قلق باقی نہیں رہا کیونکہ آپ آخرت پر یقین رکھتے تھے۔ آپ کے لئے کوئی پکڑ یہاں ہو یا وہاں ہو محض ایک رسمی فاصلہ تھا ورنہ امر واقعہ یہی ہے کہ آپ کے نزدیک تو اس دنیا اور اُس دنیا میں فرق ہی کوئی نہیں تھا اور جب یقین ہو تو پھر دشمنوں کی تعلّی ان کی ہنسیاں سب بے کار، بے معنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَاِلَى اللّٰهِ تُرجَعُ الاُمُورُ. آخر سب باتوں نے اس کی طرف لوٹنا ہے اس میں گھبراہٹ کی کیا ضرورت ہے۔ یہ کامل توکل ہے جو میں جماعت سے چاہتا ہوں اور ہر ممکن کوشش کرتا ہوں کہ میری جان امی توکل پہ جائے ایک ذرہ بھی خدا سے کسی قسم کا کوئی شکوہ دل میں نہیں پیدا ہونا چاہئے۔ بیماریاں ہوں، مصیبتیں ہوں، دشمن کی تعلّیاں ہوں یا دشمن سے قطع نظر زندگی کے مسائل ہوں اگر یہ دین آپ کا دین ہے جو اس آیت میں بیان ہوا ہے تو پھر آپ ہمیشہ تسکین کے سانس لیں گے اور مرتے وقت بھی آپ کو ایک ایسی قلبی تسکین حاصل ہوگی جو کسی اور کو نصیب نہیں ہو سکتی۔

اسی ضمن میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے يُولِجُ الَيلَ فِى النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِى الَيلِ تم دیکھتے نہیں کہ وہ رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے۔ اس میں دن کو رات میں داخل کرنا ایک

خاص معنے رکھتا ہے۔ وَیُولِجُ النَّهَارَ فِی الَّیلِ یہ ایک ایسے دن کی طرف اشارہ ہے جو مومنوں کا دن کبھی آ کے واپس نہیں جایا کرتا۔ عام طور پر اچھی بات قرآن کریم میں پہلے بیان کی جاتی ہے اور کچھ برائی کی خبر بعد میں بیان کی جاتی ہے لیکن جہاں اس ترتیب کو بدل دیا جائے وہاں لازماً گہری حکمت ہوا کرتی ہے۔ اور یہاں یہ حکمت پیش نظر ہے کہ مومنوں کی رات میں مومنوں کا دن داخل ہو جائے گا اور جب ہوگا تو پھر دوبارہ وہ رات میں تبدیل نہیں کیا جائے گا۔ وہ ہمیشگی کا دن ہے جو ان پر طلوع ہوگا اور میں امید رکھتا ہوں کہ اس مضمون کو بھی اچھی طرح سمجھ لیں گے اور اس کے بعد پھر ساری باتیں اللہ پر ہیں۔ تمام تر توکل اللہ پر ہے۔ کچھ بھی جھگڑا باقی نہیں رہتا، کوئی مخمصہ باقی نہیں رہتا۔ یہ ایک تقدیر الٰہی ہے جس میں کبھی کوئی تبدیلی آپ نہیں دیکھیں گے۔ تاخیر ہو جایا کرتی ہے، دیر تو ہوتی ہے مگر اندھیر نہیں۔ **خدا کا دن لازماً بڑے مضبوط قدموں سے آگے بڑھا کرتا ہے اور جب ایک دفعہ دن پھیلنا شروع ہو جائے تو اس کی روشنی کی راہ میں کوئی دنیا کا اندھیرا حائل نہیں ہوا کرتا۔** وَهُوَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ اور وہ دلوں کے حال کو جانتا ہے۔ جو لوگ بھی اللہ تعالیٰ پر اس قسم کا توکل نہ رکھیں جس کی تفصیل ان آیات نے بیان فرمائی ہے تو وہ جان لیں کہ اللہ تعالیٰ دلوں کے حال کو جانتا ہے۔ اور وہ لوگ جن کے دل میں یہی باتیں ہیں ان کو بھی اس کا ڈھنڈورا پیٹنے کی ضرورت نہیں۔ اللہ دلوں کے حال کو جانتا ہے۔ وہ ہر توکل کرنے والے سے وہی سلوک فرمائے گا جو ہمیشہ فرمایا کرتا ہے۔ اٰمِنُوا بِاللّٰهِ وَ رَسُولِهِ وَ اَنفِقُوا مِمَّا جَعَلَكُم مُّستَخلَفِينَ فِيهِ اللہ پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور خرچ کرو مِمَّا جَعَلَكُم جو اس نے تمہارے لئے بنایا۔ جن جائیدادوں کا یعنی جو بھی مال و متاع دنیا کے ہیں یا جو بھی طاقتیں عطا ہوئی ہیں ان کا تمہیں مالک بنا دیا ہے۔ استخلاف کا مضمون پہلی قوموں کے ورثے کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔ وہ چیزیں جو پہلی قوموں کو عطا کی گئی تھیں وہ اب لازماً تمہیں عطا کی جائیں گی۔ اور اس بات پر متنبہ ہو جاؤ کہ خدا تعالیٰ تم سے توقع نہیں رکھتا کہ ان طاقتوں کو، ان عظمتوں کو جو دنیا میں تمہیں عطا کی جائیں گی ان کو اپنے ہاتھ سے ضائع کر دو اور اس دن کو پھر اندھیروں میں تبدیل کر دو۔ اگر یہ ہوا تو تم ذمہ دار ہو۔ فَالَّذِينَ اٰمَنُوا مِنكُمْ وَ اَنفَقُوا لَهُم اَجرٌ كَبِيرٌ۔ پس یاد رکھو کہ وہ لوگ تم میں سے جو ایمان لاتے ہیں اور خرچ کرتے ہیں۔ یہاں خرچ سے مراد صرف دنیاوی خرچ نہیں بلکہ روحانی طور پر اپنی تمام طاقتیں، تمام دل و جان اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کے لئے اَجرٌ كَبِيرٌ ایک بہت بڑا اجر مقدر ہے۔ (سورہ الحدید آیات ۶ تا ۸)

اب رمضان کا مہینہ ہے اور یہ مضمون جو دراصل تو وقف جدید کے لئے شروع کیا گیا تھا میں اس کو رمضان کے ساتھ ملانا چاہتا ہوں تاکہ رمضان کی برکتوں میں وقف جدید اور وقف جدید کی برکتوں میں رمضان کی برکتیں شامل ہو جائیں۔

حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے متعلق بخاری کتاب الزکوٰۃ یہ بیان کرتی ہے اور یہ قول ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا، ہر صبح دو فرشتے اترتے ہیں۔ ان میں سے ایک کہتا ہے، اے اللہ خرچ کرنے والے سخی کو اور دے اور اس کے نقش قدم پر چلنے والے اور پیدا کر۔ دوسرا کہتا ہے اے اللہ روک رکھنے والے کنجوس کو ہلاکت دے اور اس کا مال و متاع برباد کر۔ اس میں سے جو پہلا حصہ ہے وہ تو ظاہر و باہر ہے، اللہ تعالیٰ کی راہ میں جو خرچ کرنے والے ہیں خصوصیت سے رمضان مبارک میں، ان کے لئے فرشتے دعائیں کرتے ہیں اور ان کے نقش قدم پر چلنے والوں کے لئے بھی دعائیں کرتے ہیں۔ پس آپ اپنی نیکیوں میں اپنے بچوں کو بھی شریک کریں، اپنے گردو پیش، اپنے ماحول کو بھی شریک کریں تاکہ یہ نیکیوں کا مضمون پھولنے اور پھلنے لگے اور تمام دنیا پہ محیط ہو جائے۔ یہ ایک ایسا فعل ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے چلائی جانے والی ہواؤں کے رخ پر ہوگا۔ فرشتے دعائیں کریں گے اور آپ آگے قدم بڑھائیں گے۔ تو بہت تیزی کے ساتھ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے خدا کی راہ میں خرچ کرنے والوں کے اموال میں برکت دے گا اور اس برکت کے نمونے ہم دیکھ رہے ہیں۔ تمام دنیا میں ایسے خرچ کرنے والوں کو خدا تعالیٰ مزید عطا فرما رہا ہے اور ان جیسے اور پیدا کر رہا ہے جن کے نتیجے میں احمدیت کے بڑھتے ہوئے بوجھ بآسانی اٹھائے جا رہے ہیں۔

میں نے پہلے بھی بارہا ذکر کیا ہے کہ آج تک ایک بھی ضرورت ایسی میرے سامنے نہیں آئی جو ضرورت حقہ ہو، اچانک سامنے پیدا ہو جائے اور اس کی تائید میں الٰہی ہوا نہ چلی ہو۔ ہمیشہ بغیر تحریک کے، کثرت کے ساتھ عین ضرورت کے وقت اللہ تعالیٰ ضرورت پوری کرنے کے سامان پیدا کر دیتا ہے اور مبارک ظفر صاحب جن کے سپرد شریف اشرف صاحب کے علاوہ آج کل مالیات کا نظام ہے وہ جب کسی خاص بڑھتی ہوئی ضرورت کے متعلق بات کرنے آتے ہیں تو ان کی مسکراہٹ بتا رہی ہوتی ہے کہ پھر وہی واقعہ ہو گیا ہے۔ ان سے برداشت نہیں ہوتی بے اختیار ہنس پڑتے ہیں کہ وہی بات ہوئی میں ضرورت کا پوچھنے کے لئے آیا تھا اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ پورا ہونے کے سامان بھی ساتھ پہنچ گئے ہیں۔ یہ ایسا مسلسل خدا تعالیٰ کا سلوک ہے کہ آج تک کبھی ذرہ بھی اس میں کوتاہی نہیں ہوئی۔

پس آپ محفوظ ہاتھوں میں ہیں، نہ صرف یہ کہ آپ محفوظ ہاتھوں میں ہیں بلکہ آپ کے دل کی سچائی پر یہ باتیں گواہ ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ سچے لوگوں سے ہے۔ جو خدا کی خاطر، نہ کہ دنیا کو دکھانے کے لئے، اس کی راہ میں اپنی طاقتیں اور اپنے اموال خرچ کرتے ہیں ان کے ساتھ یہ وعدہ ہے اور ہمارے ساتھ یہ وعدہ پورا ہو رہا ہے۔ تو سب سے خوشی کی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان خرچ کرنے والوں کے دلوں پر نظر رکھی اور ان کی نیکیوں اور ان کے خلوص کو قبول فرما لیا ہے اور یہ قبولیت کے نشان ہیں جو ہم دیکھ رہے ہیں۔ اللہ کرے کہ ہمیشہ اسی طرح یہ قبولیت کے نشان ہمارے حق میں ظاہر ہوتے رہیں۔

جہاں تک روک رکھنے والے کنجوس کی ہلاکت کی دعا ہے اس سلسلے میں میں بعض وضاحتیں پیش کرنا چاہتا ہوں کیونکہ دنیا میں لوگوں نے کئی دفعہ دیکھا ہے کہ روک رکھنے والے کنجوس کو ہلاک نہیں کیا جاتا۔ کیوں ہلاک نہیں کیا جاتا یہ مضمون میں پہلے بیان کر چکا ہوں۔ اگر اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں یعنی ایمان لانے والوں کی کسی خوبی پر نظر رکھتے ہوئے یا اپنی عنایت کی وجہ سے ان کو بچانا چاہے اور وہ اموال کے معاملے میں کنجوسی کرتے ہیں تو ایسے لوگوں کے اموال برباد ہونے شروع ہو جاتے ہیں تاکہ ٹھوکر کھا کر ان کو نصیحت آئے اور بسا اوقات ایسے لوگوں نے بالآخر مجھے خط لکھا کہ ہم یہ کیا کرتے تھے لیکن اب ہمیں نصیحت آگئی ہے اور جب سے ہم نے خدا کی راہ میں کنجوسی چھوڑی ہے ہمارے اموال میں دوبارہ برکت پڑنی شروع ہو گئی ہے۔ لیکن وہ لوگ جن کو خدا تعالیٰ ضائع سمجھتا ہے، بیکار، خشک لکڑیاں جانتا ہے ان کو ضرور کاٹ کے الگ پھینک دیا کرتا ہے اور پھر ان کے اموال ترقی کرتے ہیں اور کرتے چلے جاتے ہیں لیکن جماعت کو ان کی کوڑی کی بھی پرواہ نہیں ہوتی۔ وہ اپنے اموال سمیت جہاں چاہیں چلے جائیں جماعت کے خزانے میں ایک آنے کی بھی کمی نہیں کر سکتے اور ان کی جگہ اللہ اور بھیج دیتا ہے۔ پس یہ وہ سلوک ہے جو ہم سے جاری ہے اور یہ حدیث دراصل اسی مضمون کو بیان کر رہی ہے۔

حضرت ابن مسعودؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا دو شخصوں کے سوا کسی پر رشک نہیں کرنا چاہئے۔ وہ کون ہیں جن پر رشک کرنے کی اجازت ہے۔ ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اسے راہ حق میں خرچ کر دیا۔ ایسے شخص پر بے شک رشک کرو۔ اگرچہ ایسے اشخاص اپنے اس خرچ کو چھپاتے ہیں، چھپانے کی کوشش کرتے ہیں مگر یہ ظاہر ہو بھی جاتا ہے اور اللہ کی تقدیر اسے ظاہر کر دیا کرتی ہے بعض دفعہ اس لئے تاکہ دوسروں کو نصیحت ہو۔ پس جب ان کو دیکھو تو ان پر رشک کرو۔ دوسرا ایسا شخص جسے اللہ تعالیٰ نے سمجھ، دانائی اور علم و حکمت دی ہو جس کی مدد سے وہ لوگوں کے فیصلے کرتا ہو اور لوگوں کو سکھاتا ہو۔ **تو دانائی اور علم و حکمت کو بنی نوع انسان کے حق میں استعمال کرنا چاہئے اور یہ بھی ایک ایسا خرچ ہے جس کے نتیجے میں دانائی اور علم و حکمت میں ترقی ہوتی ہے۔** یہ خدا کے عطا کردہ مال کی طرح جو ہمیشہ بڑھتا ہے یہ بھی بڑھتی رہتی ہے اور جتنا بھی آپ بنی نوع انسان کی خاطر کچھ خرچ کریں یا جو کچھ آپ نے پایا ہے اس میں شریک کرنے کی کوشش کریں تو اللہ تعالیٰ اس میں کمی نہیں آنے دے گا۔ میں نے پہلے بھی ذکر کیا تھا بعض عطائی نسخے والے سینہ بسینہ لوگوں کی بھلائی کے راز لئے پھرتے ہیں اور چھپا کے رکھتے ہیں۔ یہ صرف مشرق کا حصہ نہیں مغرب میں بھی بہت بڑی بڑی کمپنیاں اسی جرم میں مبتلا ہوتی ہیں کہ وہ راز کی باتیں جس کے نتیجے میں ان کا کوئی مال دنیا میں شہرت پا لیتا ہے اسے اتنی مضبوطی سے قفل بند رکھتے ہیں کہ کسی اور میں طاقت ہی نہیں ہوتی کہ اس کو پیش کر سکے حالانکہ اگر وہ ایسا نہ کرتے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو اور بھی رزق عطا کر دینا تھا لیکن اس طرف ان کی نظر نہیں جاتی۔

ہمارے ملک میں بھی ایسے لوگ ہیں کوئی نسخہ ہی ہاتھ آ گیا تو سنبھال سنبھال کے رکھتے ہیں۔ مجھے ملنے والے دلچسپ خطوں میں سے بعض ایسے خط بھی ہوتے ہیں کہ یہ نسخہ اب ہم آپ کو بتا رہے ہیں اسے احتیاط سے استعمال کریں لیکن دنیا کو کانوں کان خبر نہ ہو کہ اتنا عظیم الشان نسخہ میرے ہاتھ آ گیا ہے۔ میں ان

ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

کے نسخے رڈ کر دیا کرتا ہوں۔ میں کہتا ہوں اللہ نے مجھے تم سے بہت بہتر نسخے عطا فرمائے ہیں جنہیں میں کھُل کر دنیا کے سامنے پیش کر رہا ہوں، ذرہ بھر بھی کنجوسی نہیں ہے اور اس کے نتیجے میں میرا علم کم نہیں ہو رہا، بڑھ رہا ہے۔ اور ایسے خدا کے بندے جو اپنے علوم کے نتیجے میں بعض راز پا جاتے ہیں وہ مجھے کھل کے لکھتے ہیں اور کہتے ہیں بے شک اس کا اشتہار عام دیں یہ بنی نوع انسان کی ملکیت ہے۔ مجھے ایسے احمدی چاہئیں اور انہی کا ذکر ملتا ہے اس حدیث نبوی میں کہ اپنی حکمت کو بے باک لوگوں کے لئے استعمال کرو، کبھی کم نہیں ہوگی۔

مَن ذَاالذِی یُقرِضُ اللّٰہَ قَرضاً حَسناً فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗ اَضعَافاً کَثِیرۃً واللّٰہُ یَقبِضُ وَیَبسُطُ وَ اِلَیہِ تُرجَعُون۔ یہ الحکم سے میں نے کچھ اقتباسات ایک دو لئے ہیں تا کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے مضمون کو آپ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کے الفاظ میں سن لیں۔ (*رمضان کے روزے کے باعث منہ خشک ہونے کی وجہ سے بعض الفاظ کی صحیح طور پر ادائیگی میں دقت پیش آ رہی تھی اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے حضور نے فرمایا*): منہ خشک ہونے کی وجہ سے یہ بولنے میں جو بعض دفعہ دقت ہوتی ہے یہ تو پہلے ہی ہمیشہ میں نے بتایا ہے ہوا کرتی تھی اور اپنے باپ اور بڑے بھائی سے میں نے یہی ورثہ پایا ہے لیکن اس کا نقصان کوئی نہیں ہے۔ پہلے تو قہوے یا گرم پانی کے ذریعے ہونٹوں کو تر کر دیا جاتا تھا۔ اب روزے کی وجہ سے ممکن نہیں ہے اس لئے میں کوشش کر رہا ہوں آپ دعا کریں کہ کچھ ایسی دوائیں، جیسے حکمت کی باتیں میں کر رہا تھا، خدا تعالیٰ مجھے عطا فرما دے جن کے بعد آپ کو درس میں یا جمعہ پر خشک ہونٹوں کی تر باتیں سننے سے کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ ہونٹ خشک ہو جاتے ہیں مگر باتیں تر ہیں ان میں کہیں ذرہ بھی خشکی کے کوئی آثار آپ نہیں دیکھیں گے۔ پس دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جس طرح بھی ہو اپنے فضل اور رحم کے ساتھ اس رمضان کو بہتر سے بہتر حالت میں آگے بڑھاتا رہے اور مجھے اس کے تقاضے پورے کرنے کی توفیق بخشے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جو قرض مانگتا ہے تو اس سے یہ مراد نہیں ہوتی کہ معاذاللہ، اللہ تعالیٰ کو حاجت ہے اور وہ محتاج ہے۔ ایسا وہم کرنا بھی کفر ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ جزاء کے ساتھ واپس کروں گا۔ یہ ایک طریق ہے اللہ تعالیٰ جس پر فضل کرنا چاہتا ہے اس کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ طریق اختیار فرمایا ہے۔ یعنی تمہیں آزماتا ہے، ایسی آزمائش میں ڈالتا ہے جو تمہارے لئے بہت بابرکت ہے تم اپنے پیسوں کو جو دنیا میں پھینکتے پھرتے ہو کبھی وہ فائدے کے ساتھ واپس لوٹ آتے ہیں۔ کبھی، بلکہ اکثر جو سُود خور ہیں ان کے تو ضرور نقصان میں جاتے ہیں لیکن عام تاجروں کے روپے فائدے کے ساتھ واپس آتے اور بڑھتے ہیں۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ نے تمہیں ایک ایسی تجارت عطا فرما دی ہے کہ تم اس کو قرضہ دو۔ اور قرضہ حسنہ ہوا کرتا ہے کوئی سود کی شرط نہیں ہوا کرتی۔ جب دو تو اس نیت سے دو کہ اللہ! ہماری خوشی ہے تو پورا فرما۔ ہم چاہتے ہیں کہ جو رزق تو نے عطا فرمایا ہے کچھ تیرے قدموں میں ڈال دیں اور اس سے ہمیں بے انتہا طمانیت نصیب ہوگی اگر تو قبول فرمالے۔ یہ جذبہ ہے جس کے ساتھ قرضہ حسنہ دیا جاتا ہے۔ لیکن جس کو آپ دیتے ہیں اس جذبے کے خلوص کے مطابق وہ جوابی کارروائی کرتا ہے۔ جتنا سچا یہ جذبہ ہو اس کی قبولیت اس مال کو بڑھا کر واپس کرنے کے نتیجے میں ظاہر ہوتی ہے۔ پس جن لوگوں کا تھوڑا دیا بھی بہت برکتیں حاصل کر لیتا ہے یہ ان کے خلوص کی طرف اشارہ ہے۔ جن لوگوں کا زیادہ دیا بھی اتنی برکتیں حاصل نہیں کرتا یہ ان کے خلوص کی کمی کی طرف اشارہ ہے۔ اللہ تعالیٰ بہرحال ان دونوں پر نظر رکھتا ہے اور جتنا چاہے بڑھا دیتا ہے۔ بڑھانے کی مثالیں موجود ہیں کہ اس طرح بڑھاتا ہے، اس طرح بڑھاتا ہے، اس طرح بڑھاتا ہے لیکن آخر پر یہی فرماتا ہے کہ جس کے لئے چاہے اس سے بھی زیادہ، اور زیادہ کی تعیین نہیں، یعنی اتنا زیادہ ہوتا ہے کہ آپ شمار نہیں کر سکتے لیکن جتنا زیادہ ہوتا ہے اللہ کی راہ میں پیش کرنے کی خواہش بھی اسی طرح بڑھتی چلی جاتی ہے۔ وہ زیادہ جس کے بعد خدا کی خاطر خرچ کرنے کی خواہش مٹ جائے وہ زیادہ ایک بُری آزمائش ہے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ کبھی آپ کو اور مجھے ایسی بُری آزمائش میں نہ ڈالے۔

الحکم جلد ۶ نمبر ۱۷، مورخہ ماہ مئی ۱۹۰۳ء سے یہ حوالہ لیا گیا تھا۔

اب ایک اور حوالہ ہے الحکم جلد ۵ صفحہ ۲۱ مورخہ ۱۰ر جون ۱۹۰۱ء سے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں ایک نادان کہتا ہے مَن ذَاالذِی یُقرِضُ اللّٰہَ قَرضاً حَسناً کون ہے جو اللہ کو قرض حسن عطا کرے، کون شخص ہے جو اللہ کو قرض دے اس کا مفہوم یہ ہے کہ گویا معاذاللہ خدا بھوکا ہے۔ بعض لوگ یہ نتیجہ نکالتے ہیں یعنی دشمن اسلام اکثر، اور بعض مسلمان نادان بھی یہ اعتراض اٹھاتے ہیں کہ دیکھو کیسا اعلان ہے مَن ذَاالذِی یُقرِضُ اللّٰہَ قَرضاً حَسناً۔ اللہ کوئی بھوکا ہے جسے قرض کی ضرورت ہے۔ آپ فرماتے ہیں احمق نہیں سمجھتا کہ اس سے بھوکا ہونا کہاں سے نکلتا ہے۔ یہاں قرض کا مفہوم اصل تو یہ ہے کہ ایسی چیزیں جن کے واپس کرنے کا وعدہ ہوتا ہے اس کے ساتھ اخلاص اپنی طرف سے لگا لیتا ہے۔ یہاں قرض سے مراد یہ ہے کون ہے جو خدا تعالیٰ کو اعمال صالحہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کی جزاء اس سے کئی گنا کر کے دیتا ہے۔

اب اخلاص کا رد کرنے کے لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بہت نکتے کی بات فرمائی ہے۔ فرمایا قرضہ حسنہ کو مال سے محدود کیوں کرتے ہو۔ قرضہ حسنہ کا اکثر حصہ تو تمہارے اپنے اعمال سے تعلق رکھتا ہے۔ تم نیک اعمال اختیار کرو تو اللہ کا پیٹ بھر جائے گا، کون سی بھوک مرے گی اس کی۔ لیکن وہ اس کی جزاء تمہیں ایسی دے گا کہ تمہاری بھوکیں مٹ جائیں گی۔ پس یہ نکتہ بہت ہی عمدہ اور بہت ہی عظیم نکتہ ہے کہ قرضہ حسنہ کو دنیاوی رزق تک محدود نہ کرو۔ قرضہ حسنہ کا زیادہ تعلق تمہارے اعمال کی اصلاح سے ہے۔ اللہ کے حضور جب تم نمازیں اخلاص سے پڑھتے ہو، اللہ کے حضور جب تم روزے اخلاص سے رکھتے ہو، اللہ کے حضور جب دوسری نیکیاں تم اخلاص سے بجالاتے ہو تو یہ قرضہ حسنہ ہے کیا اس سے خدا نعوذباللہ من ذالک پیٹ بھرے گا۔ تمہارے اعمال کی وہ پھر جزاء دے گا اور پیٹ بھرے گا تو تمہارا پیٹ بھرے گا۔

پس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس نکتے کو جو بیان فرمایا ہے اس میں اعمال صالحہ کے ساتھ چندے بھی شامل ہیں وہ بھی تمہیں لوٹائے جائیں گے اور ان کی قبولیت کا فائدہ تمہیں من حیث الجماعت پہنچے گا۔ اور ان چندوں سے جماعت کے نفوس اور اموال میں بہت برکت پڑے گی اور جو تمہاری تمنائیں ہیں کہ تم دنیا میں آخری فتح حاصل کرو یہ سارے نظام اس فتح کو قریب تر کرنے کے لئے بنائے گئے ہیں۔ پس قرضہ حسنہ کا مضمون بہت وسیع ہو جاتا ہے اور اس پہلو سے جماعت احمدیہ کو اس پر غور کرنا چاہئے۔

آگے فرماتے ہیں "یہ خدا کی شان کے لائق ہے جو سلسلہ عبودیت کا ربوبیت کے ساتھ ہے اس پر غور کرنے سے اس کا مفہوم صاف سمجھ آتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ بدوں کسی نیکی، دعا اور التجاء اور بدوں تفرقہ کافر و مومن کے ہر ایک کی پرورش فرما رہا ہے اور اپنی ربوبیت اور رحمانیت کے فیض سے سب کو فیض پہنچا رہا ہے"۔ پس خدا پر یہ الزام حد سے بڑھی ہوئی جہالت ہے۔ وہ رب جو بغیر دنیا کی التجاؤں کے، بغیر اس کے مانگنے کے، بغیر اس کی ذات پر یقین کے جو کچھ کھا رہی ہے وہ دنیا اس کے ہاتھوں سے کھا رہی ہے۔ تم اتنے بے وقوف لوگ ہو کہ چھوٹی سی ضرورت کے بعد سمجھتے ہو کہ تم نے بہت بڑا کارنامہ سرانجام دے دیا ہے۔ اس خدا کو تمہاری حاجت کیا ہو سکتی ہے جو ساری کائنات کا رب ہے۔ ادنیٰ سے ادنیٰ جانوروں کو رزق عطا فرما رہا ہے، ان انسانوں کو رزق عطا فرما رہا ہے جو اس کے دین کے مخالف ہیں، ان انسانوں کو رزق عطا فرما رہا ہے جنہوں نے خدا کے بیٹے بنا رکھے ہیں، ان کو رزق عطا فرما رہا ہے جو اس کی ہستی کا انکار کر رہے ہیں۔ یہ عالمی رحمت اور ربوبیت کا نزول تمہیں اس آیت کے سمجھنے میں ممد ہونا چاہئے نہ کہ اس کے برعکس ترجمہ کرو۔ اس لئے قرضہ حسنہ کا ہر وہ معنی جو خدا کی اس عالمی ربوبیت کے خلاف کیا جاتا ہے وہ مردود معنی ہے اس میں کوئی بھی حقیقت نہیں ہے۔ پھر فرماتے ہیں کہ مَن ذَاالذِی یُقرِضُ اللّٰہَ قَرضاً حَسناً اس کی تفسیر اس آیت میں موجود ہے۔ مَن یَعمَلْ مِثقَالَ ذَرَّۃٍ خَیراً یَّرَہٗ یعنی ایک ذرہ برابر بھی تم کوئی کام کرو جو اچھا ہو اللہ کی اس پر نظر ہوتی

سجدۂ تلاوت کی دُعا

قرآن کریم کی تلاوت کرتے وقت سجدۂ تلاوت سنتِ رسولؐ ہے تلاوت کرتے ہوئے جب ایسی آیت تلاوت کی جائے تو سجدہ کرنا چاہئے۔ اس کیلئے وضو ضروری نہیں سجدہ میں مسنون تسبیحات کے علاوہ یہ دُعا پڑھنا بھی حدیثِ رسول سے ثابت ہے۔

سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِی خَلَقَہٗ وَشَقَّ سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ بِحَوْلِہٖ وَقُوَّتِہٖ (جامع سنن ترمذی)

ترجمہ: میرا چہرہ اس ذات کے سامنے سجدہ ریز ہے جس نے اسے پیدا کیا اور اپنی طاقت اور قدرت سے سننے اور دیکھنے کی قوت عطا کی۔

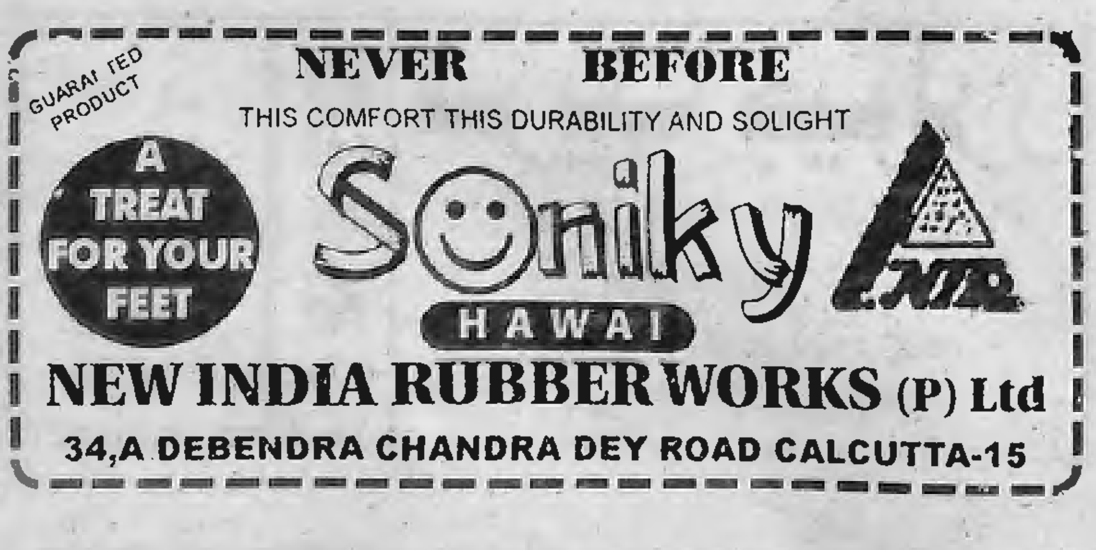

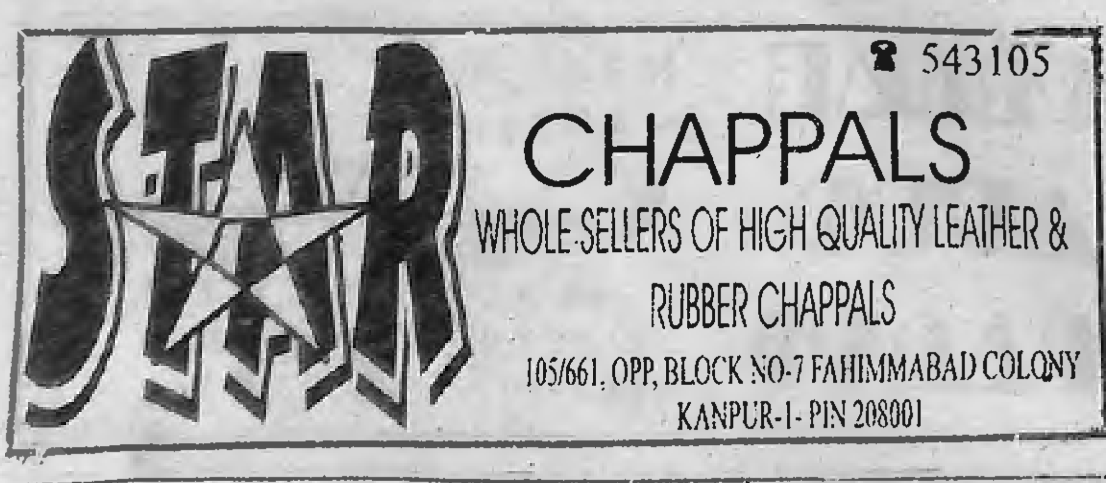

ہے اور وہ اسے ضرور بڑھاتا ہے۔ پس ایسے خدا پر اس آیت کو نہ سمجھنے کے نتیجے میں اعتراض جڑنا اپنی ہلاکت کے سوا اور کچھ نہیں۔

اب جو تھوڑا سا وقت رہ گیا ہے اس میں مَیں وقف جدید کے نئے سال کا اعلان کرتا ہوں اور چند کوائف آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ الحمدللہ وقف جدید کا بیالیسواں سال خدا تعالیٰ کے بہت سے فضلوں کو سمیٹ کر ۳۱ر دسمبر ۱۹۹۷ء کو اختتام پذیر ہو گیا ہے اور اب ہم وقف جدید کے تینتالیسویں (۴۳) سال میں داخل ہو رہے ہیں۔ پہلے بہت سے کوائف بیان کئے جاتے تھے اعداد و شمار کی صورت میں جن کو اکثر لوگ سمجھتے نہیں تھے اور جو سامنے بیٹھے ہیں ان کی آنکھوں سے یہ میں سمجھ لیتا تھا کہ کچھ نیند کی طرف مائل ہو رہے ہیں کیونکہ اعداد و شمار کو جذب کرنا اور سمجھنا یہ اچھے تعلیم یافتہ آدمیوں میں سے بھی سب کو نصیب نہیں ہوا کرتا۔ یہ ایک خاص ملکہ ہے جس کے نتیجے میں آپ اعداد و شمار کو فوراً اخذ کر کے سمجھ لیتے ہیں۔ اور اس لئے اب میں نے ایسے اعداد و شمار کا ذکر کرنا چھوڑ دیا ہے جن کو سمجھانے میں مجھے دقت ہو، جن کو سمجھنے میں آپ کو دقت ہو۔ آخری فائدہ کچھ بھی نہیں ہو گا۔ اب وہ باتیں میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں جن کا تعلق آخری فائدے سے ہے۔

سب سے پہلے تو نظام میں ایک تبدیلی کا میں ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ جماعت میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب کروڑ سے زیادہ احمدی نئے شامل ہو چکے ہیں اور ان کے متعلق ہماری طرف سے جو تربیت کے نظام جاری ہو رہے ہیں ابھی تک پوری طرح ان کی کفالت نہیں کر رہے۔ اگر ہم نے وقف جدید میں بھی ان کی طرف پوری توجہ کی ہوتی تو ان کے ایمان اور اخلاص کو بڑھانے کا ایک بہت بڑا ذریعہ تھا۔ اس لئے **اب ہر جماعت میں نئے آنے والوں کے لئے وقف جدید کا ایک الگ سیکرٹری مقرر ہو۔ وہ خالصتاً ان پہ کام کرے۔ خواہ ایک آنہ بھی ہو وہ بھی قبول کیا جائے ۔ لیکن کثرت کے ساتھ وقف جدید میں شامل ہونے والوں کی تعداد میں نئے آنے والوں میں سے اضافہ ہو۔** اس کے نتیجے میں ہماری یہ جو فہرست ہے لاکھوں کی بجائے اگلے چند سال میں کروڑ تک پہنچ جائے گی اور وقف جدید کا یہ فیض بہت بڑا فیض ہو گا جو فیض عام ہو گا اور آئندہ رہتے زمانوں تک کے لئے وقف جدید کا یہ احسان بنی نوع انسان کو پہنچتا رہے گا۔

پس آج سے اپنی جماعت میں ایک پورے سیکرٹری وقف جدید برائے نو مبایعین مقرر کریں اور دوسرے سیکرٹری وقف جدید جو ہیں ان کا تعلق پہلوں کی تعداد بڑھانا، ان کے بچوں کی فکر کرنا، بڑھتی ہوئی آمدنیوں کے مطابق وقف جدید کے چندے کو بڑھانا یہ کام ہو گا۔ اور یہ کام الگ چلے تو امید ہے اگلے سال انشاء اللہ اس کے بڑے دلچسپ نتائج آپ کے سامنے آئیں گے۔

رپورٹوں کے مطابق جو اس وقت وقف جدید کی صورت ہے ۱۹۹۷ء کے اختتام تک خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے دس لاکھ بیاسی ہزار تین سو اٹھانوے پاؤنڈ وصولی ہوئی ہے۔ ۱۰،۸۲،۳۹۸ پاؤنڈ، روپوؤں میں مَیں نے اس لئے بات نہیں کی کہ روپوؤں میں یہ تعداد بہت بڑھ جائے گی لیکن یہ وہ کرنسی ہے جو سال ہا سال سے مستحکم ہے اور کوئی یہ اعتراض نہیں کر سکتا کہ پاکستانی روپے کی قیمت گر گئی ہے آپ یونہی اضافے کی باتیں کر رہے ہیں۔ کئی ایسے اعداد و شمار پر نظر رکھنے والے بھی ہیں جن کی نظر ہمیشہ اعتراض کی خاطر ہوتی ہے اور ہر خوشی کی بات سن کر اسے بدی کی طرف مائل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس لئے دس لاکھ بیاسی ہزار پاؤنڈ کی باتیں کر رہا ہوں۔ اور اگرچہ دنیا کی سب کرنسیوں کے مطابق اس میں بھی کچھ کمی کے پہلو آئے ہیں لیکن نسبتاً بہت کم۔

اب میں آپ سے عرض کرتا ہوں کہ سن ۱۹۸۲ء میں جب اللہ تعالیٰ نے مجھے منصب خلافت پر نافذ فرمایا اس وقت دنیا کے سارے چندوں کو ملا کر، پاکستان اور دنیا بھر کی جماعتوں کے پورے چندوں کو ملا کر اگر یہ انہیں روپوں میں لکھا ہوا ہے تو وہ نہیں مجھے چاہئے۔ انہوں نے اس وقت کے چندے کا حساب رکھ کر اسے روپوں میں ہی بیان کیا ہے، یہ مجموعی قربانی کا کل پانچ کروڑ پینتالیس لاکھ بنتا تھا۔ جب وقف جدید بیرون کا اجراء ہوا اس وقت پہلے سال وقف جدید بیرون کی کل وصولی گیارہ لاکھ چھیالیس ہزار روپے تھی۔ اب باوجود میرے زور دینے کے کہ پاؤنڈوں میں ہونی چاہئے یہ مبارک ظفر صاحب کو شوق ہے زیادہ دکھانے کا اس لئے وہ ضرور روپوں میں باتیں کر دیتے ہیں۔ جب داؤ لگے روپے میں تبدیل کر دیتے ہیں۔ بہر حال اب ہمیں یہی رپورٹ سننی ہو گی جو میرے سامنے ہے۔ وہ یہ موازنہ دکھانا چاہتے ہیں کہ ۸۵ء میں وقف جدید بیرون کا جب اجراء ہوا تو اس وقت پہلے سال وقف جدید بیرون کی کل وصولی گیارہ لاکھ چھیالیس ہزار روپے تھی۔ آج خدا تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید بیرون کا چندہ پانچ کروڑ تراسی لاکھ روپے ہو چکا ہے۔ یعنی گیارہ لاکھ کو آپ جو بھی سمجھیں اور پانچ کروڑ میں سے جتنی چاہیں کم کر دیں۔ پھر بھی اتنا نمایاں اضافہ ہے کہ روپے کی گرتی ہوئی قیمت کو پیش نظر رکھ کے بھی اس کی کوئی توجیہہ، دنیا میں کوئی مثال نہیں پیش کر سکتا کہ اضافہ نہیں ہوا کیونکہ روپے کی قیمت گر گئی۔ جتنی چاہو گرا لو مگر گیارہ لاکھ کے مقابل پر پانچ کروڑ تراسی لاکھ کی تعداد کو تم کسی طرح نظر انداز نہیں کر سکتے۔

جو مجموعی وصولی کے لحاظ سے جماعت ہائے احمدیہ عالمگیر کی پہلی دس جماعتیں ہیں

ان میں اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ امریکہ امسال بھی اول رہا اور امریکہ کے بعد پاکستان نمبر دو ہے اور یہ پاکستان کو بڑا اعزاز ہے۔ انتہائی مخالفانہ حالات کے باوجود اس چندے میں انہوں نے ایک ذرہ بھی کمی نہیں کی۔ جرمنی کی تیسری پوزیشن جو پہلے نمبر ایک اور پھر دو اور پھر اب تین ہوا ہے اسی طرح مستحکم ہے اور ان کی مجبوری ہے۔ اب آپ لوگ زبردستی وقف جدید کا چندہ بڑھانے کی خاطر اپنے باقی چندوں کو کم نہ کریں وہ نظام بگڑ جائے گا۔ اللہ نے آپ کو تیسری پوزیشن عطا فرمائی ہے بہت بڑی چیز ہے۔ اس دوڑ میں تیسرا گھوڑا ہونا بھی بڑی بات ہے کیونکہ عام طور پر اول، دوم، سوم کا اعلان کیا جاتا ہے۔ چوتھے نمبر پر برطانیہ ہے پانچویں پر کینیڈا، چھٹے پر انڈیا۔ انڈیا کی یہ خاص خوبی ہے کہ وقف جدید کے چندے میں وہ پہلے سے بہت بڑھے ہیں اور اب بڑے بڑے ملکوں کا مقابلہ کرنے لگ گئے ہیں۔ سوئٹزرلینڈ ساتویں نمبر پر ہے۔ یہ اب ہندوستان کے بعد چلا گیا ہے۔ انڈونیشیا آٹھویں نمبر پر ہے۔ ناروے نویں نمبر پر اور ماریشس دسویں نمبر پر ہے۔

فی کس قربانی کے لحاظ سے جماعتہائے احمدیہ عالمگیر کی پہلی پانچ جماعتیں۔

یعنی ہر چندہ دہند جس نے حصہ لیا ہے اس کی انفرادی قربانی کو اگر شامل کیا جائے تو دنیا میں کون سی جماعتیں ہیں جن میں ہر چندہ دہندہ اتنا چندہ ادا کر رہا ہے کہ باقی دنیا کی جماعتوں سے آگے بڑھ جائے۔ اس پہلو سے بھی اللہ کے فضل سے امریکہ سب سے اوپر ہے۔ فی چندہ دہندہ سب چھوٹے بڑوں کو ملانے کے باوجود، باوجود اس کے کہ انہوں نے چندہ دہندگان کی تعداد میں بہت اضافہ کیا ہے اور اس اضافے کے پیش نظر ان کو یہ خطرہ تھا کہ مجموعی تعداد گر نہ جائے مگر امریکہ کے ہر چندہ دہندہ کو ایک سو پانچ پاؤنڈ فی کس دینے کی توفیق ملی ہے۔ نمبر دو سوئٹزرلینڈ ہے ان کو تریسٹھ پاؤنڈ فی کس دینے کی توفیق ملی ہے گویا امریکہ اللہ کے فضل سے اب اتنا نمایاں آگے بڑھ گیا ہے کہ اب اس کے لئے دعائیں کریں لیکن آپ میں طاقت نہیں کہ اس کا مقابلہ کر سکیں۔ کیونکہ امریکہ کا نظام ماشاء اللہ دن بدن مستحکم ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک ایسا امیر عطا فرمایا ہے جو مالیات کا بہت بڑا ماہر ہے۔ لیکن مالیات سے بڑھ کر انہوں نے اپنی سوچیں اپنے بزرگ باپ سے ورثے میں پائی ہیں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے بیٹے صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب۔ اور وہ ہر بات بڑے گہرے منصوبے سے کیا کرتے تھے کسی جگہ منصوبہ بندی کی تعلیم نہیں پائی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی سرشت میں منصوبہ

طالب دُعا :- محبوب عالم ابن محترم حافظ عبد المنان صاحب مرحوم

M/S NISHA LEATHER

Specialist in Leather Belts, Leather
Ladies and Gents Bag, Jackets, Wallets etc.
19 A Jawahar Lal Nehru Road Calcutta - 700081 Ph: 2457153

شریف جیولرز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
دوکان : 0092-4524-212515
رہائش : 0092-4524-212300

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ

PRIME AUTO PARTS

HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&

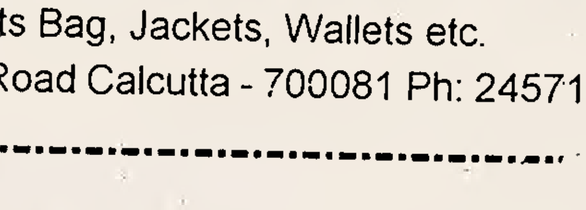

MARUTI
P, 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA- 700072 ☎ 26-3287

بندی ڈالی ہوئی تھی۔ بہت گہری نظر تھی، بہت گہرے منصوبے سے کام کیا کرتے تھے۔ یہ خوبی امریکہ کے موجودہ امیر نے بھی اپنے بزرگ باپ سے ورثے میں پائی ہے اور اسے آگے بڑھایا ہے، پیچھے نہیں ہٹنے دیا۔ اور یہ آگے بڑھنا کوئی پرانے بزرگوں کی گستاخی نہیں۔ ان کی اپنی دعائیں یہی ہوتی تھیں کہ ہماری اولاد ہماری نیکیوں میں ہم سے آگے بڑھ جائے۔ تو ان کی تمنا پوری ہوئی اس پر کسی اعتراض کی کوئی گنجائش نہیں۔

سوئٹزرلینڈ کے بعد جاپان، تیس پاؤنڈ۔ جاپان پر جو مالی مشکلات کا دور آیا ہے اس کے پیش نظر ان کا تیس پاؤنڈ فی چندہ دہندہ ہی بہت بڑی بات ہے۔ کیونکہ بہت سے لوگ نکالے گئے ہیں، بہت سی تجارتوں کو نقصان پہنچا ہے۔ نمبر چار بلجیم ہے جس کو فی چندہ دہندہ گیارہ پاؤنڈ چونسٹھ پنس دینے کی توفیق ملی ہے۔ بلجیم کے لحاظ سے واقعی یہ بڑی بات ہے۔ بلجیم کے احمدی بہت سے بے روزگار ہیں اور وظیفوں پر پل رہے ہیں ان کا اس قربانی میں اتنا نمایاں حصہ لینا اور ہمیشہ بڑے استقلال سے پانچ میں سے ایک پوزیشن حاصل کرنا بہت قابل تحسین ہے اللہ ان کو بہترین جزاء دے۔ جماعت جرمنی کو انہوں نے چند پینیز (Penies) کے لحاظ سے پیچھے چھوڑا ہے یعنی جماعت جرمنی فی چندہ دہندہ بھی ابھی پانچ میں شامل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت جرمنی کا بڑا اعزاز ہے۔ جماعت جرمنی کے فی چندہ دہندہ کی قربانی گیارہ پاؤنڈ پچاس پنس ہے اور بلجیم کی فی چندہ دہندہ کی قربانی گیارہ پاؤنڈ چونسٹھ پنس ہے صرف چودہ پنس کا فرق ہے۔ اتنی میری طرف سے جرمنی کو اجازت ہے کہ چاہیں تو اس چودہ پنس کو مٹا کر آگے بڑھ جائیں اور بلجیم کو پیچھے چھوڑ جائیں۔

موازنہ چندہ دہندگان۔ ۱۹۹۶ء میں چندہ دہندگان کی کل تعداد ایک لاکھ سڑسٹھ ہزار چار سو ترانوے تھی۔ ایک لاکھ سڑسٹھ ہزار چار سو ترانوے (۱۶۷۴۹۳)۔ ۱۹۹۷ء میں یہ تعداد بڑھ کر دو لاکھ بائیس ہزار چھ سو اٹھائیس ہو گئی گویا اس تعداد میں بتیس فیصد اضافہ ہوا ہے۔ پس میں نے جیسا کہ پہلے زور دیا تھا ہمیں قربانی کرنے والوں کی تعداد بڑھانا ہے کیونکہ جو بھی ایک دفعہ قربانی کرنے والوں کی تعداد میں شامل ہو جائے اللہ تعالیٰ کا قانون قرضہ حسنہ کو بڑھانے والا اس پر لاگو ہو جاتا ہے۔ اس کی نیکیاں بڑھتی ہیں، اموال میں برکت پڑتی ہے۔ ایسا بچہ بڑا ہوتا ہے تو جو بھی کمائی کرتا ہے اس میں اللہ کا حصہ ڈالتا ہے۔ **پس وقف جدید کو آئندہ نسلوں کو سنبھالنے کے لئے استعمال کریں اور کثرت سے وقف جدید میں شامل ہونے والوں کی تعداد بڑھائیں**۔ خواہ تھوڑی قربانی کریں لیکن ان کو شامل ضرور کریں۔ الحمدللہ جماعت اس طرف توجہ کر رہی ہے اور اب دو لاکھ بائیس ہزار چھ سو اٹھائیس تک تعداد جا پہنچی ہے۔

اب میں آخر پر **پاکستان میں نمایاں وصولی کرنے والی جماعتوں کا ذکر** کرتا ہوں۔ پاکستان میں نمایاں وصولی کرنے والی جماعتوں میں پہلے نمبر پر کراچی ہے۔ کراچی کے ساتھ گزشتہ سال شاید کچھ زیادتی ہوئی تھی ان کے اعداد و شمار یا ٹھیک پڑھے نہیں گئے یا وہ وقت پر بھجوا نہیں سکے۔ ان کو پہلی حیثیت سے گرا کر غالباً دوسری میں کر دیا گیا لیکن بعد میں جو انہوں نے مجھے اعداد و شمار بھجوائے کراچی کا پہلا مرتبہ، پہلا مقام اسی طرح قائم تھا۔ پس اب بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کراچی جماعت سارے پاکستان کی جماعتوں سے آگے بڑھ گئی ہے۔ دوسرے نمبر پر ربوہ ہے اور ربوہ کی قربانیوں میں دراصل ساری دنیا کے احمدی مہاجرین کی قربانیاں شامل ہیں اور اکثر ان کا چندہ باہر سے آنے والے روپے کی وجہ سے ہے اس لئے اس میں ساری دنیا حصہ دار بن جاتی ہے مگر وہ ربوہ پہنچ کر پھر ادا ہوتا ہے اس لئے ربوہ کو بہرحال ایک مقام حاصل ہے۔ تیسرے نمبر پر لاہور ہے۔ یہ پہلی تین جماعتوں کا ذکر ہے۔

اب پہلے دس اضلاع کا نام بھی سن لیں تاکہ آپ کی دعاؤں میں وہ شامل رہیں پھر میں اس خطبے کو دعا کے ساتھ ختم کروں گا۔ اسلام آباد یہ سارے اضلاع میں نمبر ایک پر ہے۔ راولپنڈی تمام پاکستان کے اضلاع میں نمبر دو ہے۔ یہ مجھے سمجھ نہیں آتی کہ باقی جو بہت سے اہم تربیتی اور دوسرے کام ہیں ان میں ان دونوں ضلعوں کو اتنی توفیق نہیں ملی، وقف جدید میں کیوں، کیسے مل گئی۔ لیکن اللہ کا فضل ہے جس کو بھی نصیب ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ یہ مبارک کرے اور اس کے نتیجے میں دوسرے ترقی کے میدانوں میں بھی ان کو آگے قدم بڑھانے کی توفیق عطا ہو۔

اب سیالکوٹ ضلع بھی عام طور پر پیچھے رہنے والے ضلعوں میں شمار ہوتا ہے کیونکہ وہ بڑے بڑے عظیم جھنڈے جو سیالکوٹ کی جماعت نے مسیح موعودؑ کے زمانے میں اٹھائے ہوئے تھے ایک ایک کر کے اپنے گھروں میں رکھ دئے گئے اور آخر یہ ضلع عملاً دشمنوں کے ہاتھوں میں چلا گیا۔ بڑی بڑی احمدیت کی مخالفت کی رَو ئیں اس ضلع سے اٹھی ہیں جن کا پہلے زمانوں میں تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ تو اب میں اس ضلع کے پیچھے تو پڑا ہوا ہوں دیکھیں کب یہ بیدار ہو کر ہر نیکی کے میدان میں آگے بڑھنے کی کوشش کریں گے۔ لیکن اتنا ضرور تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ وقف جدید میں اس ضلع کو تیسری پوزیشن حاصل ہو گئی ہے۔

فیصل آباد چوتھے نمبر پر ہے۔ پانچویں پر گوجرانوالہ ہے اور شیخوپورہ کی باری چھٹے نمبر پر آتی ہے۔ شیخوپورہ غالباً چوہدری انور حسین صاحب کو یاد کر رہا ہے۔ ان کے بیٹے سن رہے ہونگے تو یاد رکھیں کہ اپنے بزرگ باپ کے مقام کو یاد رکھیں اور جن جن نیکی کے میدانوں میں انہوں نے قدم آگے بڑھایا تھا آپ بھی آگے بڑھانے کی کوشش کریں۔ عمر کوٹ ساتویں نمبر پر ہے۔ یہ چھوٹا سا سندھ کا ضلع ہے لیکن حیرت ہے کہ کیسے ساتویں نمبر پر آ گیا مگر آ گیا ہے۔ گجرات آٹھویں نمبر پر ہے اور گجرات کا آٹھویں نمبر پر ہونا بھی غالباً اس وجہ سے ہے کہ وہ سب دنیا میں پھیلا ہوا ہے اور وہ اپنے پیچھے رہنے والوں کا خیال رکھتے ہیں۔ سارے گجراتی دنیا بھر سے اپنے خاندانوں کی مالی مدد کرتے ہیں اور اللہ کے فضل سے ان کو پھر یہ خدمت دین کے سلسلے میں استعمال کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ کوئٹہ نویں نمبر پر ہے اور سرگودھا دسویں نمبر اور اس کے ساتھ ہی جمعہ کا وقت ختم ہوتا ہے۔

☆......☆......☆

جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی دسویں مجلس مشاورت مورخہ ۸؍دسمبر ۱۹۹۸ء کو منعقد ہوگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ سالانہ قادیان کے معاً بعد مورخہ ۸؍دسمبر ۹۸ء بروز منگل جماعتہائے احمدیہ بھارت کی دسویں مجلس مشاورت کا انعقاد عمل میں آئے گا۔

ا۔ جملہ امراء و صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ ۳۰؍اکتوبر تک شوریٰ کے نمائندگان کا انتخاب کروا کے منتخب نمائندوں کی فہرست خاکسار کو بھجوا دیں۔ (سیکرٹری مجلس مشاورت قادیان)

M.T.A کے ذریعہ اردو کلاس

جملہ والدین واقفین و واقفات نو کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ M.T.A کے ذریعہ بچوں کی جو کلاسیں لی جاتی ہیں اسے اپنے بچوں کو ضرور دکھایا کریں کیونکہ ان کلاسوں میں حضور انور بھی بنفس نفیس شمولیت فرماتے ہیں۔ ان کلاسوں سے مسلسل استفادہ کیا جانا واقفین بچوں کیلئے بے حد ضروری ہے۔ (نیشنل سیکرٹری وقف نو بھارت)

Luthra Jewellers

Specialist Manufacturers of :
SILVER GOLD &
DIAMOND ORNAMENTS
Rakesh Luthra, Kewal Krishan
Shivala Chowk , Main Bazar Qadian -143516
Phone Off : 20410 (R) 20268

EXPORTS & IMPORTS
All types of Leather jackets, Ladies bags, purse,hand gloves,
Organic Cotton (Garments & Baby Cloth)
Contact:
OCEANIC EXIM
57, BRIGHT STREET,CALCUTTA 700019 (INDIA)
PH: 2805209,2474015 FAX : 91 - 33 - 2479163

We offer professional service in buying, selling of properties for all your real Estate requirement in Bangalore and Karnataka
Contact:-
CHOICE REAL ESTATE
327 Tipu Sultan palace Road
Fort Banglore 560002, ☎ 6707555

ملتا جلتا تھا حال میر کے ساتھ
میں بھی زندہ رہا ضمیر کے ساتھ

ویران سرائے کا روشن دیا

مملکت شعر کا منفرد اور عالمی شہرت یافتہ باکمال احمدی شاعر

عبیداللہ علیم

(فضیل عیاض احمد۔ ربوہ)

چند سال ادھر کی بات ہے دبئی میں ایک بین الاقوامی محفل مشاعرہ برپا تھی میزبانِ مجلس سلیم جعفری نے اعلان کیا کہ اب میں جس شخص کو دعوت کلام دے رہا ہوں وہ اردو غزل کی آبرو ہیں اور یہ کہہ کر انہوں نے بلایا عبیداللہ علیم صاحب کو۔

علیم صاحب جنہیں آج مرحوم لکھتے ہوئے کلیجہ منہ کو آتا ہے پاکستان کی ویران ادبی سرائے میں سچ کا ایک روشن دیا تھے وہ واقعتاً اردو غزل کی آبرو تھے وہ ادب کی دنیا کے ایک ایسے کھرے اور سچے آدمی تھے جنہیں ان کی مادر وطن کی دورخی ادبی دنیا نے حقیقی مقام نہیں دیا۔ علیم صاحب جو آج کراچی میں آسودہ خاک ہیں اس ادبی روایت کے امین تھے جس کا آغاز میر و غالب سے ہوا اور جس کی انتہا علیم صاحب پر ہوئی۔ انہوں نے اردو ادب کو ایک نئی جہت سے آشنا کیا۔

ساٹھ کی دہائی کی کراچی ـــــ نوجوان علیم صاحب کراچی کی ادبی دنیا میں نووارد۔ لیکن ایک منفرد لہجے کے باعث بے حد مقبولیت حاصل کرتے ہوئے ستارہ آنکھوں اور چاند چہرے والے علیم صاحب ہر نوجوان کے دل کی دھڑکن بن چکے تھے۔

۱۹۷۴ء میں ان کا مجموعہ ٭ چاند چہرہ ستارہ آنکھیں ٭ منظر عام پر آیا تو اس وقت ان کے شعر اردو ادب کی فضاؤں میں رس گھول رہے تھے۔

علیم صاحب ایک زندہ آدمی تھے جنہیں اپنے وجود کا اپنے ہونے کا احساس تھا۔ وہ اپنے لوگوں کے دکھ لکھ رہے تھے۔ وہ اپنی ذات میں ایک شاعر تھا لیکن آشوب ذات کا شاعر نہیں بلکہ انکشاف ذات کا شاعر تھا۔ وہ کہہ رہا تھا اور لوگ سن رہے تھے۔ وہ شعر کی صورت میں اپنا ابلاغ کر رہا تھا۔ اس کی شاعری میں اس کی شخصیت کی، اس کے لوگوں کی، اس کی دھرتی کی باتیں جھلک رہی تھیں۔ وہ اپنے ہونے کے احساس سے آشنا تھا اور خوب جانتا تھا کہ وہ کیا کر رہا ہے اور اس کے سمجھنے کی تاب کون لوگ رکھتے ہیں۔

یہی چہرے میرے ہونے کی گواہی دیں گے
ہر نئے حرف میں جاں اپنی سمائے جاؤں
اہل دل ہونگے تو سمجھیں گے سخن کو میرے
بزم میں آ ہی گیا ہوں تو سنائے جاؤں

علیم صاحب آج شعر و ادب میں ایک روایت بن کر بولتے ہیں۔ وہ لکھتے تو ہر شخص کے دل کی آواز بن کر، بولتے تو ضمیر کی آواز بن کر۔ لفظ ان کے دامن میں موتی اور نگینے بن کر چمکتے، حرف ان کے آسمان پر ستارے بن کر جگمگاتے۔ انہوں نے حرفوں کے ان نگینوں اور لفظوں کے ان موتیوں سے جو خوبصورت زیور تراشے وہ عروس شعر کا سنگھار ہیں۔

علیم صاحب اپنے عہد کی آواز تھے، شکستہ انسانیت کی وہ پرزور آواز جس نے اپنے عہد کی شکستگی کا بیان کر کے اپنے عہد کے انسان کو اس کے ہونے کا احساس دلانے کی کوشش کی ہے۔

خیال و خواب ہوئی ہیں محبتیں کیسی
لہو میں ناچ رہی ہیں یہ وحشتیں کیسی
نہ صاحبانِ جنوں ہیں نہ اہلِ کشف و کمال
ہمارے عہد میں آئیں کثافتیں کیسی
جو ابر ہے سو وہ اب سنگ و خشت لاتا ہے
فضا یہ ہو تو دلوں کی نزاکتیں کیسی
یہ دور بے ہنراں ہے بچا رکھو خود کو
یہاں صداقتیں کیسی کرامتیں کیسی

علیم صاحب محبتوں کے شاعر تھے۔ ان کی ذات ایک مسلسل محبت تھی۔ اس محبت کی کوئی ایک جہت نہ تھی جہاں ان کو محبت ملی ان کے وجود سے محبت کے سوتے پھوٹنے لگے۔ وہ محب تھا اور محبوب تھا۔

میں جسم و جاں کے تمام رشتوں سے چاہتا ہوں
نہیں سمجھتا کہ ایسا کیوں ہے
نہ خال و خد کا جمال اس میں نہ زندگی کا کمال کوئی
جو کوئی اس میں ہنر بھی ہو گا
تو مجھ کو اس کی خبر نہیں ہے
نہ جانے پھر کیوں
میں وقت کے دائروں سے باہر کسی تصور میں اڑ رہا ہوں
خیال میں خواب و خلوت ذات و جلوت بزم میں شب و روز
مرا لہو اپنی گردش میں اسی کی تسبیح پڑھ رہا ہے
جو میری چاہت سے بے خبر ہے

علیم صاحب کے یہاں مجاز اور حقیقت کا ایک ایسا آہنگ نظر آتا ہے جو اردو شاعری میں سوائے درد کے اور ہمیں شاذ ہی نظر آتا ہے۔

غالب کی شاعری کا صوفیانہ رچاؤ فلسفیانہ رنگ رکھتا ہے مگر علیم صاحب کے یہاں تصوف کے پردے میں ہمیں ذاتی تجربات کی کسک بھی دکھائی پڑتی ہے۔ وہ جب اپنے لوگوں کو مظلوم دیکھتے ہیں تو انکے اندر کا انسان ترنم ریز ہوتا ہے۔ البتہ ان کا اندازِ بیان ناامیدی کی بجائے امید کے چراغ روشن کرتا ہے اور ان کی نگاہ اپنے مالک حقیقی کی طرف اٹھتی ہے۔

اب تو فراق صبح میں بجھنے لگی حیات
بار الٰہ کتنے پہر رہ گئی ہے رات
ہر تیرگی میں تو نے اتاری وہ روشنی
اب خود اتر کے آکہ سیاہ تر ہے کائنات
جاگے کوئی ستارہ صبح یقیں کہ پھر
سر سے بلند ہو گیا سیل توہمات

علیم صاحب کے یہاں اس دور کی نسل کے مسائل اور ان کا بیان اپنے پورے عروج پر ہوتا ہے لیکن جب وہ غزل سرا ہوتے ہیں تو صرف ایک نسل نہیں بلکہ پورے عہد کی آواز بن کر۔ وہ فلک و چرخ کو مورد الزام ٹھہرانے کی بجائے تلخیوں کی طرف لے جاتے ہیں جو اصل حقائق ہیں۔ یوں لگتا ہے کہ صریر خامہ نوائے سروش ہے۔

میں کس کے نام لکھوں جو الم گزر رہے ہیں
مرے شہر جل رہے ہیں مرے لوگ مر رہے ہیں
کبھی رحمتیں تھیں نازل اسی خطۂ زمیں پر
وہی خطۂ زمیں ہے کہ عذاب اتر رہے ہیں
کوئی اور تو نہیں ہے پس خنجر آزمائی
ہمیں قتل ہو رہے ہیں، ہمیں قتل کر رہے ہیں

علیم صاحب کی شاعری میں شعر لفظوں کی بازیگری کا نام نہیں بلکہ ان کے یہاں شعر ایک تخلیق ہے اور ایک ایسی تخلیق جس میں صاحب تخلیق کی ذات اپنے پورے کرب اور مسرت کے ساتھ جھلکتی ہے شاید میرے لفظوں سے کسی کو اس بات کا ابلاغ نہ ہو سکے کہ کرب اور مسرت باہم کس طرح یکجا ہو سکتے ہیں۔ تخلیق کے بعد جو دلی کیفیت اس کے خالق کے اندر اس کو دیکھنے کے بعد پیدا ہوتی ہے اس کو سوائے مسرت کے کسی اور نام سے یاد نہیں کیا جا سکتا۔

سخن میں سہل نہیں جاں نکال کر رکھنا
یہ زندگی ہے ہماری سنبھال کر رکھنا
میں اپنے وجود کا ہوں شاعر
جو لفظ لکھوں گا سب لکھو گے
قسمت شب زدگاں جاگ ہی جائے گی علیم
جرس قافلہ خوش خبراں ہیں ہم لوگ
لکھتے ہیں پر یہ نہیں جانتے لکھنے والے
نغمہ اندوہ سماعت ہے اثر ہونے تک
جو کچھ بھی ہوں اپنی ہی صورت میں ہوں
غالب نہیں ہوں میر و یگانہ نہیں ہوں میں

بچوں کی طرح یہ لفظ میرے
معبود انہیں بولنا سکھا دے
یہ میرا عہد یہ میری دکھی ہوئی آواز
میں آ گیا جو کوئی نوحہ گر بھی آتا ہے

علیم صاحب کو لفظ برتنے کا سلیقہ آتا ہے۔ ان کے یہاں ایک مکمل استعاراتی اور تلمیحاتی نظام موجود ہے۔

مٹی تھا میں خمیر تیرے ناز سے اٹھا
پھر ہفت آسمان میری پرواز سے اٹھا
انسان ہو کسی بھی صدی کا کہیں کا ہو
یہ جب اٹھا ضمیر کی آواز سے اٹھا
وہ ابر شبنمی تھا کہ نہلا گیا وجود
میں خواب دیکھتا ہوا الفاظ سے اٹھا

انہوں نے جو بھی استعارہ یا تلمیح استعمال کی ہے اسے اس کا خوب ادراک ہے اور وہ واقعہ اس پر گزرا ہے۔ علیم صاحب کا تعلق پاکستان کی اس مظلوم اقلیت سے ہے جو اکثریت کے ظلم کا مسلسل نشانہ بن رہی ہے۔ اپنے ان تمام لوگوں کا دکھ ان کے دل میں گھر کر گیا ہے۔ اور جب وہ ان کو سامنے رکھ کر لکھتے ہیں تو یوں لگتا ہے کہ گویا ہر واقعہ ان کی ذات کا واقعہ ہے۔

چلو اب فیصلہ چھوڑیں اسی پر
ہمارے درمیاں جو تیسرا ہے
رکھو سجدے میں سر اور بھول جاؤ
کہ وقت عصر ہے اور کربلا ہے
اندھیرے میں عجب اک روشنی ہے
کوئی خیمہ دیا سا جل رہا ہے
ہزاروں آبلے پائے سفر میں
مسلسل قافلہ ایک چل رہا ہے

گزرتی ہے جو دل پر دیکھنے والا فقط تو ہے
اندھیرے میں اجالا دھوپ میں سایا فقط تو ہے
تو ہی دیتا ہے نشہ اپنے مظلوموں کو جینے کا
ہر اک ظالم کا نشہ توڑنے والا فقط تو ہے
وہی دنیا وہی ایک سلسلہ ہے تیرے لوگوں کا
کوئی ہو کربلا اس دیں کا رکھوالا فقط تو ہے

کوئی قاتل نہیں گزرا ایسا
جس کو تاریخ بچا کر لے جائے

۱۹۸۴ء کا سال پاکستان کی مذہبی تاریخ میں ایک نہایت بھیانک سال تھا۔ اس سال وہ رسوائے زمانہ آرڈیننس جاری ہوا جس نے پوری دنیا میں ہمارے ملک کا نام مٹی میں ملا دیا۔ ایک آمر نے مذہب کا سہارا لے کر پاکستان کی بہی خواہ اور ہمدرد جماعت پر ایسی ناروا پابندیاں لگائیں جن کی مثال تاریخ کے تاریک دور میں بھی نہیں ملتی۔

اس ظلم نے اس دور کے احمدی کے حساس دل کو دکھا دیا اور شاعر کی کیفیت میں وہ تبدیلی آئی جس نے اردو کے مزاحمتی ادب میں ایک نئی جہت کا آغاز کیا۔ غزل کی تمام تر نزاکتوں کے ساتھ علیم صاحب کا شعر ایک نئے آفتاب کے ساتھ طلوع ہوا۔ ایسی ایسی کیفیات کا اظہار ہمیں ان کے یہاں نظر آتا ہے جس کی مثال ہمیں اور کہیں ڈھونڈے سے نہیں ملتی۔ ۱۹۸۵ء کی ایک غزل کے چند اشعار ملاحظہ ہوں۔ یہ غزل دیکھ کر

ارشاد نبوی ﷺ
خَیرُ الزَّادِ التَّقویٰ
سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے
﴿منجانب﴾
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

یوں محسوس ہوتا ہے کہ علیم صاحب حقیقت کی دنیا میں کھو کر ابدی صداقتوں میں ڈوب کر غیب سے بولتے تھے اور آنے والے کل کی حقیقتوں کا خوب ادراک رکھتے تھے ۔

ملتا جلتا تھا حال میر کے ساتھ
میں بھی زندہ رہا ضمیر کے ساتھ
ایک نمرود کی خدائی میں
زندگی تھی عجب فقیر کے ساتھ
آنکھ مظلوم کی خدا کی طرف
ظلم ایک ظلمت کثیر کے ساتھ
جرم ہے اب مری محبت بھی
اپنے قادر و قدیر کے ساتھ
اس نے تنہا کبھی نہیں چھوڑا
وہ بھی زنداں میں ہے اسیر کے ساتھ
کس میں طاقت وفا کرے ایسی
اپنے بھیجے ہوئے سفیر کے ساتھ
آنے والا ہے اب حساب کا دن
ہونے والا ہے کچھ شریر کے ساتھ
تیرے پیچھے ہے جو قضا کی طرح
کب تک جنگ ایسے تیر کے ساتھ
شب دعاؤں میں تربتر میری
صبح ایک خواب دلپذیر کے ساتھ
اہل دل کیوں نہ مانتے آخر
حرف روشن تھا اس حقیر کے ساتھ

علیم صاحب کا محبوب کوئی تخیلاتی اور فرضی محبوب نہیں وہ ایک ایسا وجود ہے جو سچ مچ اس کے وجود کا حصہ بن چکا تھا جس کے ساتھ اس کا ایک اور قلبی تعلق قائم تھا جو اس کے اندر ایک تسلسل سے تبدیلی پیدا کر رہا تھا اور اس حقیقی تعلق کے نتیجے میں اس کے اندر سے ایک اور حقیقی اور سچی آواز نکلتی تھی ۔

زمین جب بھی ہوئی کربلا ہمارے لئے
تو آسمان سے اترا خدا ہمارے لئے
انہیں غرور کہ رکھتے ہیں طاقت و کثرت
ہمیں یہ ناز بہت ہے خدا ہمارے لئے
بس ایک لو میں اسی کے گرد گھومتے رہنا
جلا رکھا ہے جو اس نے دیا ہمارے لئے
وہ جس پہ رات ستارے لئے اترتی ہے
وہ ایک شخص دعا ہی دعا ہمارے لئے
وہ نور نور چمکتا ہوا سا اک چہرہ
وہ آئینوں میں حیا ہی حیا ہمارے لئے
دیے جلائے ہوئے ساتھ ساتھ رہتی ہے
تمہاری یاد تمہاری دعا ہمارے لئے

طالبان دعا۔

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 بینگو لین کلکتہ 700001
دکان-248-1652, 248-5222
رہائش-243-0794, 27-0471

سائے میں تیرے دھوپ نہائے بصد نیاز
اے چھاؤں چھاؤں شخص تری عمر ہو دراز
اے اپنے رب کے عشق میں دیوانے آدمی
دیوانے تیرے ہم کہ ہوا تو خدا کا ناز
کیوں کر کھلے خدا جو نہ دیکھو وہ آدمی
سجدہ کرے زمیں پہ تو ہو عرش پہ نماز
آیا زباں پہ اسم گرامی کہ بس ادھر
پرنم ہوئی وہ آنکھ وہ سینہ ہوا گداز

علیم صاحب کا تعلق آدمیوں کے جس گروہ سے تھا وہ ایک زندہ خدا کے قائل اور اپنی کیفیت میں خدا سے زندہ تعلق رکھنے والے تھے جن کے یہاں خدا کی محبت کے نتیجے میں اس سے ایک ایسا تعلق بن جاتا ہے کہ وہ سمیع خدا، مجیب بھی بن جاتا ہے۔

علیم صاحب کو اس تعلق کا خوب ادراک تھا اور اس ادراک کا اظہار ان کے شعر میں جا بجا ملتا ہے۔ "ویران سرائے کا دیا" کی آخری غزل اسی آہنگ سے لکھی گئی ہے۔ اس غزل کا استعاراتی اور تمثیلاتی نظام بھی دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ ۔

دل ہی تھے ہم دکھے ہوئے تم نے دکھا یا تو کیا
تم بھی تو بے اماں ہوئے ہم کو ستا لیا تو کیا
آپ کے گھر میں ہر طرف منظر ماہ و آفتاب
ایک چراغ شام اگر میں نے جلا لیا تو کیا
باغ کا باغ آپ کی دسترس ہوس میں ہے
ایک غریب نے اگر پھول اٹھا لیا تو کیا
لطف یہ ہے کہ آدمی عام کرے بہار کو
موج ہوائے رنگ میں آپ نہا لیا تو کیا
اب کہیں بولتا نہیں غیب جو کھولتا نہیں
ایسا اگر کوئی خدا تم نے بنا لیا تو کیا
جو ہے خدا کا آدمی اس کی ہے سلطنت الگ
ظلم نے ظلم سے اگر ہاتھ ملا لیا تو کیا
آج کی جو ہے کربلا کل پہ ہے اس کا فیصلہ
آج ہی آپ نے اگر جشن منا لیا تو کیا
لوگ دکھے ہوئے تمام رنگ بجھے ہوئے تمام
ایسے میں اہل شام نے شہر سجا لیا تو کیا

علیم صاحب ایک سچے اور کھرے اور محبتیں دینے والے آدمی تھے۔ ان کی نفرتیں بھی عجیب تھیں اور ان کی محبتیں بھی کمال تھیں۔ وہ مسیح محمدی کے آسمانی علم سے فیض پا کر لکھتے ہیں۔ ہم جب بھی نئے لکھنے والوں کے ہمراہ ان سے ملے تو آپ نے ہمیشہ یہی کہا کہ یہ صدی احمدی شعراء کی صدی ہے۔ احمدی شعراء کو اپنی روایت اور احمدیہ علم کلام کا پورا ادراک کر کے لکھنا چاہئے۔

علیم صاحب کو اس کا پورا ادراک تھا اور آپ نے اس سے خوب استفادہ کیا۔ ایک غزل کے چند اشعار ملاحظہ ہوں۔ ۔

کمال آدمی کی انتہا ہے
وہ آئندہ میں بھی سب سے بڑا ہے
کوئی رفتار ہو گی روشنی کی
مگر وہ اس سے بھی آگے گیا ہے

جہاں بیٹھے صدائے غیب آئی
یہ سایہ بھی اسی دیوار کا ہے
مجسم ہو گئے سب خواب میرے
مجھے میرا خزانہ مل گیا ہے
حقیقت ایک ہے لذت میں لیکن
حکایت سلسلہ در سلسلہ ہے
یونہی حیراں نہیں ہیں آنکھ والے
کہیں ایک آئینہ رکھا ہوا ہے
وصال یار سے پہلے محبت
خود اپنی ذات کا اک راستہ ہے
جدھر دیکھوں میری آنکھوں کے آگے
انہی نورانیوں کا سلسلہ ہے

اس کی ایک اور دلچسپ مثال جامعہ احمدیہ ربوہ میں ہونے والی وہ ایک شعری نشست ہے۔ یہ علیم صاحب کی زندگی میں آخری پبلک نشست تھی جس میں علیم صاحب نے اپنی ایک تازہ غزل سنائی جس کا ایک مصرعہ یہ ہے ۔

تو ذرہ ذرہ اس عالم کا ہے زلیخا صفت

آپ نے مصرعہ سنا کر وفور محبت اور نہایت جذب سے پوچھا کہ یہ مضمون پتہ ہے کہاں سے لیا گیا ہے۔ پھر خود اس علم کلام کے سمندر میں غوطہ زن ہوتے ہوئے اور ے عرفان کے نشہ میں ڈوب کر کہا کہ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم سے لیا گیا ہے۔ ہم اپنے پڑھنے والوں کی روحانی بصیرت کے لئے وہ حصہ پیش کرتے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "صادق الحب انسان جو سچی محبت خدا تعالیٰ سے رکھتا ہے وہ وہ یوسف ہے جس کے لئے ذرہ ذرہ اس عالم کا زلیخا صفت ہے۔ اور ابھی حسن اس کا اس عالم میں ظاہر نہیں کیونکہ یہ عالم اس کی برداشت نہیں کرتا۔ خدا تعالیٰ اپنی پاک کتاب میں جو فرقان مجید ہے فرماتا ہے کہ مومنوں کا نور ان کے چہروں پر دوڑتا ہے اور مومن اس حسن سے شناخت کیا جاتا ہے جس کا نام دوسرے لفظوں میں نور ہے"۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۲۲۳،۲۲۴)

اس غزل کے چند اشعار ملاحظہ ہوں ۔

نگار صبح کی امید میں پگھلتے ہوئے
چراغ خود کو نہیں دیکھتا ہے جلتے ہوئے
وہ حسن کا اس کا بیاں کیا کرے جو دیکھتا ہو
ہر ایک ادا سے کئی قد نکلتے ہوئے
وہ موج میکدہ رنگ ہے بدن اس کا
کہ ہیں طلاطم مے سے سبو اچھلتے ہوئے
تو ذرہ ذرہ اس عالم کا ہے زلیخا صفت
چلے جو دشت بلا میں کوئی سنبھلتے ہوئے
یہ روح کھنچتی چلی جا رہی ہے کس کی طرف
یہ پاؤں کیوں نہیں تھکتے ہمارے چلتے ہوئے
اسی کے نام کی خوشبو سے سانس چلتی رہے
اسی کا نام زباں پر ہو دم نکلتے ہوئے
خیال و خواب کے کیا کیا نہ سلسلے نکلے
چراغ جلتے ہوئے آفتاب ڈھلتے ہوئے

اندھیرے ہیں یہاں سورج کے نام پر روشن
اجالوں سے یہاں دیکھے ہیں لوگ جلتے ہوئے
اتار ان میں کوئی اپنی روشنی یارب
کہ لوگ تھک گئے ظلمت سے لب بہلتے ہوئے
وہ آ رہے ہیں زمانے تم بھی دیکھو گے
خدا کے ہاتھ سے انسان کو بدلتے ہوئے
وہ صبح ہو گی تو فرعون پھر نہ گزریں گے
دلوں کو روندتے انسان کو مسلتے ہوئے

علیم صاحب کو جاننے والے جانتے ہیں کہ ان کی محبتیں ان کے وجود کے اندر سے پھوٹتی تھیں وہ اپنے ضمیر کی زندہ آواز تھے۔ کسی ملامت کی پرواہ کئے بغیر وہ زندہ رہے۔ ان کے اندر آج کے آدمی کی شکست و ریخت دیکھ کر ایک ایسی کیفیت پیدا ہوتی جو ان کو نت نئے انداز میں بات کہنے پر مجبور کرتی اور یہ کیفیت اس شجر برگزیدہ کی صفت بھی ہے جس کی وہ ایک شاخ تھے۔

علیم صاحب جانتے تھے کہ آج کا انسان اپنے گھر سے دور اور معاشی تگ و دو میں اس قدر محو ہے کہ نہ چاہتے ہوئے بھی بسا اوقات اپنا گھر توڑ بیٹھتا ہے اور اس میں بسا اوقات اس کو کچھ پتہ بھی نہیں چلتا کہ کیا ہو گیا ہے۔ اس کیفیت کا اظہار ان کی ایک غزل سے ہوتا ہے۔ ۔

باہر کا دھن آتا جاتا اصل خزانہ گھر میں ہے
ہر دھوپ میں جو مجھے سایا دے وہ سچا سایا گھر میں ہے
پاتال کے دکھ وہ کیا جانیں جو سطح پہ ہیں ملنے والے
ہیں ایک حوالہ دوست مرے اور ایک حوالہ گھر میں ہے
مری عمر کے اک اک لمحے کو میں نے قید کیا ہے لفظوں میں
جو ہارا ہوں یا جیتا ہوں وہ سب سرمایہ گھر میں ہے
تو ننھا منا ایک دیا میں ایک سمندر اندھیارا
تو جلتے جلتے بجھنے لگا اور پھر بھی اندھیرا گھر میں ہے
کیا سوانگ بھرے روٹی کے لئے عزت کے لئے شہرت کے لئے
سنو شام ہوئی اب گھر کو چلو کوئی شخص اکیلا گھر میں ہے
ایک ہجر زدہ بابل پیاری تیرے جاگتے بچوں سے ہاری
اے شاعر کس دنیا میں ہے تو تیری تنہا دنیا گھر میں ہے
دنیا میں کھپائے سال کئی آخر میں کھلا احوال یہی
وہ گھر کا ہو یا باہر کا ہر دکھ کا مداوا گھر میں ہے

ایک اور غزل میں کہتے ہیں ۔

کھا گیا انسان کو آشوب معاش
آ گئے ہیں شہر بازاروں کے بیچ

علیم صاحب کے اب تک دو مجموعہ ہائے کلام آ چکے ہیں پہلا ﴿چاند چہرہ ستارہ آنکھیں﴾ اور دوسرا ﴿ویران سرائے کا دیا﴾۔

چاند چہرہ کو تو پاکستان کا سب سے وقیع ادبی انعام بھی مل چکا ہے یعنی آدم جی پرائز۔

دونوں مجموعوں پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سارے کا سارا انتخاب ہی ہے۔ اور یہ انتخاب دوسرے شعراء کی طرح کا انتخاب نہیں کہ ہزاروں غزلوں، نظموں اور شعروں کو لے کر بیٹھ گئے اور انتخاب کر لیا بلکہ علیم صاحب تو لکھتے ہی منتخب تھے۔ ان کا تو ہر شعر ہی انتخاب ہے۔ ایک ایسا انتخاب جس کے

ہر شعر پر بات کی جاسکتی ہے اور کہی جاسکتی ہے۔

اب میں اپنی اس تحریر کو اس خط پر ختم کرتا ہوں جو حضرت امام جماعت احمدیہ، خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دست مبارک سے علیم صاحب کو مورخہ ۱۸؍ مارچ ۱۹۹۳ء کو لکھا۔ اس سے بڑھ کر علیم صاحب کو کیا خراج تحسین، پیش کیا جا سکتا ہے۔ علیم صاحب تو مملکت شعر کی خدائی کا تاج سر پر سجا کر بیٹھے دیکھے جاسکتے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے تحریر فرمایا: "کیا پہلے آپ نے کچھ کم ظلم کیا تھا جب غالب کو خود اس کی شعری زمین میں مات دے دی کہ اب نثری زمین میں بھی اس کے پسندیدہ اکھاڑے یعنی خطوں کے احاطہ میں اس کا نام مٹی میں ملانے کے درپے ہیں۔

کبھی میں آپ کی اس نظم کو دیکھتا ہوں اور کبھی اس خط کو۔ خدا کی قدرت ہے کہ دونوں ہی یکے بعد دیگرے میرے گھر میں آئے اور دل میں مقام کر گئے۔ ماشاء اللہ چشم بددور

آپ اس زمانہ میں پیدا ہوئے اور اس زمانے کی مخلوق میں جاملے جو میر تقی میر سے غالب کے وقت تک اور کچھ عرصہ بعد اس غروب ہوتے ہوئے زمانے کی شفق میں دکھائی دیا کرتی تھی۔

آپ کا روپ اور کیفیت بدلتا ہوا خط ماشاء اللہ چشم بددور۔ ایک بھرپور جوانی سے اٹھلاتی ہوئی پیچ و خم کھاتی ہوئی پہاڑی ندی کی طرح ہے۔ ہر مشکل مقام پر اور بپھر جاتی ہے ہر تنگی اسے کچھ اور ابھارتی اور اچھالتی ہے۔ دیو ہیکل چٹانیں جہاں راہ رو کے کھڑی ہوں وہاں پہلے سے بھی بڑھ کر خود اعتمادی اور جوش اور قوت کے ساتھ اس کے بیچوں بیچ سنگلاخ زمینوں میں گہرے گھاؤ ڈالتی ہوئی چٹانوں کے سینے چیرتی ہوئی اپنی راہ بناتی ہوئی آگے بڑھتی ہے۔ پر ہیبت چٹانوں کو ہیبت زدہ دیکھنا ہو تو کوئی وہاں دیکھے جہاں بلندیوں سے اترتے ہوئے پانیوں کا جلال اور گرجتی غراتی شور مچاتی لہروں کے تھپیڑوں سے چٹانوں کے منہ پھرتے اور بدن کانپتے ہیں۔ پہاڑ لرزتے اور کنارے تھر تھراتے ہیں صاف دکھائی دیتا ہے کہ پہاڑ اور روانی کی قوتوں کو جمود کی طاقتوں پر کیسا افتخار بخشا گیا ہے اور کیسی فوقیت عطا کی گئی ہے۔

پھر وہ ندی جب بازو پھیلائے ہوئے کشادہ دل وادیوں کی منکسر المزاج سرزمین میں داخل ہوتی ہے تو کیسے اس کے ماتھے کے بل ان پیار کی راہوں پر بچھ جاتے ہیں اور وہ جلال کا جبہ اتار کر جمال کی چادر اوڑھ لیتی ہیں اور اس کی نورانی نہلائی ہوئی قامت گلزار اپنے پیار کی باہیں وادی کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک پھیلادیتی ہے اور جھک جھک کر اپنے قدموں پر نثار وادی کے بوسے لیتی ہے وہاں ادب کی راجدھانی میں ہلکے سروں میں سرگوشیوں میں باتیں ہوتی ہیں۔ یہ پانی کناروں سے باہر دور تک پھیلا ہوا سبزہ و گل کا حسن بھی اپنے سینے میں اتار کر پہلو میں لئے ہوئے چلتے ہیں یہ وہ مقامات ہیں جہاں عشق کا عرفان فلسفے کے لاینحل مسائل کو حل کرتا ہے جہاں ماؤ تو کے فاصلے مٹ جاتے ہیں اور من تو شدم تو من شدی کا وجدان نصیب ہوتا ہے یہ کنارے کا حسن اپنے پہلو میں بہتے ہوئے سیال شیشے میں اتر آتا اور حسن فطرت آئینوں کو آئینے دکھاتا ہوا ایک عجیب شان محبوبی اور ادائے دلبری کے ساتھ آگے بڑھتا ہے۔

اس زمانے میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی آسمان سے اترتی ہوئی تحریر سے بڑھ کر ایسا جلال اور جمال میں نے اور کہیں نہیں دیکھا جو بعینہ پہاڑی ندی کے بے ساختہ خودرو ادلتے بدلتے مناظر پیش کرتا ہے۔

یہ پاکیزہ فصاحت و بلاغت تو صرف ان سچے پانیوں کو نصیب ہو سکتی ہے جو ہر قسم کے تصنع اور تکلف کی آمیزش سے پاک ہوں۔ جب یوں ہو تو نور اور پانی ایک ہی چیز کے دو نام بن جاتے ہیں الہام اور تحریر میں فرق نہیں رہتا۔

لیکن اس سے اتر کر اور بھی کئی بلند مقامات ہیں۔ آپ کو بھی ایک مقام امتیاز و افتخار بخشا گیا ہے جو اس دور میں آپ ہی کا حصہ ہے۔ نظم ہو یا نثر آپ کی تحریر اگر نور نہیں تو نوروں نہلائی ہوئی ضرور ہے۔ آپ کی تحریر کا پانی بھی بلندیوں سے اترتا ہے اور ہر مشکل مقام میں جولانی دکھاتا ہے۔

مجھے یاد نہیں کہ کیوں اور کب اور کس جگہ مگر یہ یاد ہے کہ آپ کا خط پڑھتے ہوئے کسی وقت یہ شعر میری زبان پر جاری ہو گیا۔

دجلہ را امروز رفتار عجب مستانہ ایست
پائے در زنجیر کف برلب مگر دیوانہ ایست

(بشکریہ ماہنامہ "خالد" ربوہ جولائی ۱۹۹۸ء صفحہ ۱۲ تا ۲۱)

جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

گزشتہ دنوں بھارت کی درج ذیل لجنات نے شاندار طریق پر جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد کیا۔
حیدر آباد۔ چنتہ کنٹہ۔ محبوب نگر۔ بنگلور۔ سورب۔ ساگر۔ ہبلی۔ بلاری۔ یادگیر۔ شاہ آباد۔ میلاپالم۔ شنکرن کوئل۔ پینگاڈی۔ موریاکنی۔ پتہ پریم۔ بزور۔ پلور تھی۔ بھونیشور۔ کٹک۔ کیرنگ۔ پنکال۔ بھدرک۔ سرلونیا گاؤں۔ کیندرہ پاڑہ۔ محی الدین پور۔ برہ پورہ۔ جمشید پور۔ موتی ہاری۔ خانپور ملکی۔ گیا۔ ہنری۔ امروہہ۔ بنارس۔ ساونت واڑی۔ سرینگر۔ ناصر آباد۔ لجنہ وناصرات کیطرف سے جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کانپور میں منعقد کیا گیا۔
(بشریٰ طیبہ قائمقام صدر لجنہ اماء اللہ بھارت قادیان)

دُعائے مغفرت

میری والدہ آمنہ بی بی صاحبہ اہلیہ اسماعیل شریف صاحب مرحوم ساگر کرناٹک ۹۸-۹-۱۵ بروز منگل شام ۶ بجے اپنے مولیٰ حقیقی سے جاملیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ بہت ہی نیک پارسا خوش اخلاق ملنسار اور مہمان نواز تھیں۔ اپنے خاندان میں اکیلی احمدی تھیں۔ جماعت احمدیہ سورب میں لجنہ اماء اللہ کی تنظیم سے منسلک لمبے عرصہ تک خدمت بجالاتی رہیں۔ احباب سے مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔ (رحمت النساء۔ اہلیہ ایم نور احمد)

درخواست دُعا

مکرم عبدالخالق صاحب ملکانہ آف دہلی مبلغ ۔/۵۰ روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے اپنے بیٹے عبدالرحمان جو کہ ایک عرصہ سے گردوں کی تکلیف میں مبتلاء ہے دو سال کی عمر میں آپریشن بھی ہو چکا ہے کیلئے احباب جماعت سے خصوصی دُعا کی تحریک کرتے ہیں۔

نیا کاروبار شروع کیا ہے اس کی نمایاں کامیابی کیلئے بھی دُعا کی درخواست ہے۔

یوم امہات

شموگہ: گذشتہ ماہ لجنہ اماء اللہ نے یوم امہات منایا۔ اس سلسلہ میں مکرم شیخ محمود صاحب لنگر محلہ کے ہاں ایک اجلاس ہوا۔ جس کی صدارت مکرمہ زاہدہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ نے کی۔ تلاوت کے بعد عہد ہوا جلسہ میں متعدد تقاریر اور نظمیں ہوئیں۔ اور تعلیمی و تربیتی امور پر روشنی ڈالی گئی۔ صاحب خانہ نے تمام حاضرین کی چائے سے تواضع کی۔

(امۃ الحفیظ جنرل سیکرٹری)

مکرم ظفر الدین احمد صاحب آف کٹک اُڑیسہ سے ۔/۵۰ روپے اعانت بدر میں ارسال کرتے ہوئے اپنے بڑے بیٹے سید امتیاز احمد صاحب اور بیٹی مرضیہ ربی کے امتحان میں نمایاں کامیابی کیلئے اور تمام خاندان کی دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے احباب جماعت سے خصوصی دُعا کی تحریک کرتے ہیں۔

★-خاکسارہ کا نواسہ عزیزم سہیل احمد نہایت کمزور طبیعت کا ہے ہر وقت کچھ نہ کچھ شکایت رہتی ہے۔ نیک صالح خادم دین صحت و عافیت ذہین و فہیم بننے کیلئے۔ عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔ (زہرہ بیگم احمدی محلہ دھنواسا ہی سونگڑہ)

☆-ان دنوں جماعت احمدیہ نرگاؤں اُڑیسہ کی مخالفت ہو رہی ہے۔ دشمنان احمدیت کے ہر شر سے محفوظ رہنے اور سعید روحوں کے جلد احمدیت میں داخل ہونے کیلئے درخواست دُعا ہے۔

(سید افضل نعیم معلم وقف جدید نرگاؤں)

☆-مجلس خدام الاحمدیہ ناصر آباد کے چار خدام نے شملہ میں ایک ہندو لڑکی کو عطیہ خون دے کر اس کی جان بچائی۔ جماعت احمدیہ کی اس خدمت کا بہت اثر ہوا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ (قائد مجلس خدام الاحمدیہ ناصر آباد)

ہر بات اور کام اللہ کیلئے ہونا چاہئے

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

سب صاحبان متوجہ ہو کر سنیں' میں اپنی جماعت اور خود اپنی ذات اور اپنے نفس کیلئے یہی چاہتا اور پسند کرتا ہوں کہ ظاہری قیل و قال جو لیکچروں میں ہوتی ہے۔ اس کو ہی پسند نہ کیا جاوے اور ساری غرض و غایت آکر اس پر ہی نہ ٹھہر جائے کہ بولنے والا کیسی جادو بھری تقریر کر رہا ہے۔ الفاظ میں کیسا زور ہے۔ میں اس بات پر راضی نہیں ہوتا۔ میں تو یہی پسند کرتا ہوں اور نہ بناوٹ اور تکلف سے بلکہ میری طبیعت اور فطرت کا یہی اقتضاء ہے کہ جو کام ہو اللہ کیلئے ہو جو بات ہو خدا کے واسطے ہو۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۶۵)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَسَحِّقْھُمْ تَسْحِیقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑادے۔

دُعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی | اسد محمود بانی
کلکتہ

BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908 - 1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES | BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700 072
SHOWROOM: 27-2185. 26-9893 WAREHOUSE: 343-4006. 343-4137 RESI: 26-2096. 26-4696. 27-8749 FAX: ++91-33-26-9893

رہیں گے خلافت سے وابستہ ہم

ظفر احمد گلبرگی مبلغ سلسلہ

۲۷ رمئی جماعت احمدیہ میں خوشی اور غم کا ملا جلا سنگم ہے غم اس لحاظ سے کہ اللہ اور اس کے رسولؐ کے محبوب بندے حضرت مرزا غلام احمد قادیانیؑ اپنے مشن کو پورا کر کے اس دنیائے فانی سے کوچ کر گئے اور خوشی اس لحاظ سے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کو پورا کر کے ہمارے خوف اور حزن کی حالت کو تمکنت اور راحت میں تبدیل کر کے حضرت حافظ مولوی نور الدین صاحبؓ کو خلیفہ اوّل کالباس پہنا کر اس بات کا ثبوت دیا کہ خلیفہ خدا ہی بناتا ہے کسی اور کی مجال نہیں اور دوسری طرف حضرت محمد صلعم کی یہ پیشگوئی بھی اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ ظاہر ہوئی جس کا نقشہ آنحضرت ﷺ نے کچھ اس طرح پر کھینچا۔

تکون النبوة فیکم ماشاء الله ان تکون ثم یرفعها الله تعالیٰ ثم تکون خلافة علیٰ منهاج النبوة ماشاء الله ان تکون ثم یرفعها الله تعالیٰ ثم تکون ملکاعاضاً فتکون ماشاء الله ان تکون ثم یرفعها الله تعالیٰ ثم تکون ملکا جبریة فتکون ماشاء الله ان تکون ثم یرفعها الله تعالیٰ ثم تکون خلافة علیٰ منهاج النبوة ثم سکت۔ (مسند احمد جلد ۵ صفحہ ۴۰۴)

ترجمہ :۔اے مسلمانو تم میں یہ نبوت کا دور اُس وقت تک قائم رہے گا جب تک کہ خدا چاہے گا کہ وہ قائم رہے اور پھر یہ دور ختم ہو جائے گا اس کے بعد خلافت کا دور آئے گا جو نبوت کے طریق پر قائم ہو گی (اور گویا اس کا تتمہ ہو گی) اور پھر کچھ وقت کے بعد یہ خلافت بھی اُٹھ جائے گی۔اس کے بعد کاٹنے والی (یعنی لوگوں پر ظلم کرنے والی) بادشاہت کا دور آئے گا اور پھر کچھ عرصہ کے بعد یہ دور بھی ختم ہو جائے گا۔اس کے بعد جبری حکومت کا دور آئے گا جو خواہ ظلم کے طریق سے اجتناب کرے مگر وہ جمہوریت کے اُصول کے خلاف ہو گی اور پھر اس رنگ کی حکومت بھی اُٹھ جائے گی اس کے بعد پھر دوبارہ خلافت کا دور آئے گا جو ابتدائی دور کی طرح نبوت کے طریق پر قائم ہو گی اس کے بعد راوی کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ خاموش ہو گئے۔

اس حدیث میں ہمارے پیارے آقا ﷺ نے پانچ ادوار کا نہایت ہی وضاحت کے ساتھ ذکر کیا اور ان ادوار کا دلکش نقشہ کچھ اس طرح کھینچتے ہیں **دورِ اول** آپ ﷺ فرماتے ہیں دیکھو اے مسلمانو اس عرصہ میں جس میں میں ہوں نبوت اُس وقت تک قائم رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا۔ پھر یہ دور ختم ہو جائے گا **دور دوم** پھر اس کے بعد خلافت کا دور آئے گا۔ یہ خلافت علیٰ منہاج نبوت ہو گی یعنی جو نبوت کے طریق پر چل کر قائم ہونے والی خلافت ہو گی یہ بھی اُس وقت تک قائم رہے گی جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر یہ دور بھی ختم ہو جائے گا۔ **دور سوم** پھر اس کے بعد کاٹنے والی یعنی لوگوں پر ظلم و تشدد کرنے والی بادشاہی حکومتوں کا دور ہو گا اس دور کو اگر دور اموی سے تشبیہ دی جائے تو بیجا نہ ہو گا کہ جس میں ہمارے پیارے آقا محمد عربی ﷺ کے لختِ جگر حضرت امام حسن و حسین و حضرت ابو بکر صدیقؓ کے نواسہ حضرت عبد اللہ بن زبیر و خاندانِ حضرت محمد ﷺ کے کئی مقدس احباب کو ظلم و ستم کا نشانہ بنا کر شہید کر دیا گیا۔ یہ دور بھی اُس وقت تک قائم رہے گا جب تک کہ اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر اس کے بعد یہ دور بھی ختم ہو جائے گا **دور چہارم** پھر اس کے بعد چھینا جھپٹی کی حکومتوں کا دور چلے گا جس میں طاقت کے بل بوطے پر حاکم لوگ عوام کی صحیح نمائندگی کئے بغیر ہی اپنی وراثت کا حق جتا کر لوگوں پر جبراً حکومتیں کرنی شروع کر دیں گے یہ دور بھی اُس وقت تک قائم رہے گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا پھر یہ دور بھی ختم ہو جائے گا۔ **دور پنجم** پھر اس کے بعد اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا دور خلافت علیٰ منہاج نبوت کے ذریعہ شروع ہو گا جس میں اللہ تعالیٰ از سر نو آنحضرت ﷺ کے فیضان کے ذریعہ نبوت کے طریق پر خلافت کو جاری و ساری کرے گا اس کے بعد راوی کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ خاموش رہے اس سے صاف طور پر یہ بتانا مقصود تھا کہ اللہ تعالیٰ اس خلافت کے ذریعہ اسلام کے غلبہ کے سامان کرے گا۔

تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ مسلمان اُس وقت تک ترقی پر ترقی کرتے چلے گئے جب تک انہوں نے خلافت کی قدر کی اور اسے مضبوطی سے قائم رکھا اور جب انہوں نے خلافت کی عزت کرنی چھوڑ دی تب ہی اللہ تعالیٰ نے ان سے خلافت کی نعمت کو چھین لیا اور یہ لوگ آج تک خلافت کو کھو کر دربدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں اور کوئی ان کا پرسان حال نہیں خلافت کی برکات کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ کے دوسرے خلیفہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیا ہی خوب فرماتے ہیں۔

میری آخری نصیحت یہ ہے کہ سب برکتیں خلافت میں ہیں نبوت ایک بیج ہوتی ہے جس کے بعد خلافت اس کی تاثیر کو دنیا میں پھیلا دیتی ہے۔ تم خلافت حقہ کو مضبوطی سے پکڑو اور اس کی برکات سے دنیا کو متمتع کرو"۔ (الفضل ۲۰ رمئی ۱۹۵۹ء)

برادران اسلام سے دردمندانہ التجا

اے اُمت مسلمہ جو خیر اُمت کے نام سے یاد کئے جاتے ہو اب ہوش کرو کیوں خلافت کی نعمت کو ٹھکرا کر اُمت مرحومہ کے زمرہ میں داخل ہونا چاہتے ہو کیوں اپنے پہلوں سے سبق نہیں لیتے کہ جنہوں نے خلافت کی قدر و منزلت کو کھو کر عظیم نعمت سے محروم رہے۔ اب پھر ایک بار اللہ تعالیٰ نے اُمت محمدیہ کو خلافت کی نعمت سے نوازا ہے ذرا اپنی عقل و خرد کے دروازہ کو کھولو کیوں دنیا کی گمراہیوں میں سرگردان ایک لاوارث کی طرح بھٹک رہے ہو دیکھتے نہیں کہ آج خلافت احمدیہ کے ذریعہ رسول اللہ ﷺ کی روشن کرنوں سے سارے عالم کو روشن کیا جا رہا ہے۔

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کسی جہت سے اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر مطلع کریں۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 15054

میں محسن خان ولد مکرم ثمد خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ سرکاری ملازم عمر ۴۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1.8.98 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اس وقت میری منقولہ و غیر منقولہ جائیداد کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ آبائی جائیداد واقع پکال دو ایکڑ زرعی زمین۔

۲۔ آبائی جائیداد واقع پکال دو پلاٹ ایک پلاٹ دو گونٹھ کا ہے اس میں رہائشی مکان ہے۔ دوسرا پلاٹ دو گونٹھ ہے اس میں آم کے پودے لگائے ہیں۔ ابھی اس جائیداد میں سے حصہ نہیں ملا ہے جب حصہ ملے گا تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو کر دوں گا۔ اس جائیداد میں چار بھائی اور دو بہنیں حصہ دار ہیں۔

۳۔ خاکسار نے ننگل باغبان قادیان میں ۶ مرلے کا پلاٹ لیکر اس پر پکا مکان تعمیر کیا ہے مکان کی تعمیر کیلئے بینک سے مبلغ دو لاکھ تین ہزار روپیہ قرضہ لیا ہے جس کی ادائیگی ماہوار تنخواہ سے ہو رہی ہے مبلغ ڈیڑھ لاکھ روپیہ ابھی قرضہ ہے۔ جملہ الاؤنسز جس میں P.F بھی شامل ہے مبلغ -/13000 روپیہ ماہوار تنخواہ ہے۔

۴۔ خاکسار بینک میں ملازمت کر رہا ہے میری اصل تنخواہ مبلغ -/7820 روپیہ ہے میں اس وقت دھاریوال کے قریب ملازمت کرتا ہوں آمد و رفت میں مبلغ -/1500 روپیہ کرایہ وغیرہ میں خرچہ ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ ماہوار قریباً -/1500 روپیہ انکم ٹیکس ادا کرنا پڑتا ہے۔ علاوہ ازیں مجھے ہاؤس رینٹ مبلغ -/1100 روپیہ بھی ملتا ہے یہ مبلغ -/13000 روپیہ میں شامل ہے۔ اس طرح کل ماہوار مبلغ -/8900 (آٹھ ہزار نو صد روپیہ) بنتا ہے اسی پر میں چندہ عام میں ادائیگی کر رہا ہوں۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی آمد کا 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔

اس کے علاوہ اگر کبھی کوئی آمد یا جائیداد مزید پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو کر دوں گا۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد مقبول طاہر	محسن خان	فیض احمد درویش

وصیت نمبر 15053

میں چوہدری نذیر احمد ولد مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت سرکاری عمر 42 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن۔ یمنانگر ہریانہ ڈاکخانہ۔ یمنانگر ضلع۔ یمنانگر صوبہ ہریانہ۔

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 1.7.98 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت مارکیٹ ریٹ کے مطابق درج کر دی گئی ہے۔

محترمہ والدہ صاحبہ کی جائیداد تلاکور ہریانہ میں ایک مکان ہے اس وقت اس میں میرے دو بھائی رہائش پذیر ہیں اس میں چار بھائی اور دو بہنیں حصہ دار ہیں جائیداد ابھی تقسیم نہیں ہوئی۔

والد محترم حصار کے رہنے والے تھے ان کی کوئی بھی جائیداد نہیں تھی۔

خاکسار نے۔ یمنانگر میں اپنے پیسوں سے 227 گز کا پلاٹ خرید کر مصلحتاً اپنی بیوی کے نام کر دیا۔ 227 گز زمین کی موجودہ قیمت مبلغ 34050 روپیہ ہے اور مکان کی موجودہ قیمت مبلغ 50 ہزار روپیہ ہے۔

ایک پلاٹ 20x10۔ یمنانگر خاکسار نے اپنے پیسوں سے خرید کر اپنے بیٹے کے نام مصلحتاً کر دیا ہے اس کی موجودہ قیمت مبلغ آٹھ ہزار روپیہ ہے۔

مذکورہ بالا جائیدادوں کے علاوہ اس وقت میری اور کوئی جائیداد نہیں ہے خاکسار مذکورہ بالا جائیدادوں کی 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔

میرا ذریعہ آمد سرکاری ملازمت پاور ہاؤس ہے اس وقت میری اصل تنخواہ مبلغ -/1200 روپیہ ہے تمام الاونسز مع پی ایم ماہوار مبلغ -/4570 روپیہ تنخواہ ہے میں اپنی آمد کا 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔

مذکورہ بالا جائیدادوں و آمد کے علاوہ اگر مزید کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ قادیان کو کرتا رہوں گا۔ اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ میری وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
ملک محمد مقبول طاہر	چوہدری نذیر احمد	داؤد احمد قریشی قادیان

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO-R.N 61/57

Subscription
Annual Rs/-150
Foreign
By Air : 20 Pound or 40$ U.S.A
: 60 Mark German
By Sea :10 Pound or 20$ U.S.A

The Weekly BADR

Qadian 143516, Distt Gurdaspur Punjab (INDIA)

☎ (091) 01872-20757
20091
FAX (091) 01872-20105

Vol - 47 Thursday 22thOct 1998 Issue No : 43

جلسہ سالانہ کی عظمت واہمیت کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات

لازم ہے کہ اس جلسہ پر جو کئی بابرکت مصالح پر مشتمل ہے ہر ایک ایسے صاحب ضرور تشریف لائیں جو زادراہ کی استطاعت رکھتے ہوں اور اپنا سرمائی بستر لحاف وغیرہ بھی بقدر ضرورت ساتھ لاویں۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی راہ میں ادنیٰ ادنیٰ حرجوں کی پرواہ نہ کریں خدا تعالیٰ مخلصوں کو ہر قدم پر ثواب دیتا ہے اور اس کی راہ میں کوئی صعوبت ضائع نہیں جاتی۔

اور مکرر لکھا جاتا ہے کہ اس جلسہ کو معمولی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمۂ اسلام پر بنیاد ہے اس کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں جو عنقریب اس میں آملیں گی کیونکہ یہ اس قادر کا فعل ہے جس کے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔

بالآخر میں دُعا کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب جو اس للّٰہی جلسہ کے لئے سفر اختیار کریں خدا تعالیٰ ان کے ساتھ ہو اور ان کو اجر عظیم بخشے اور ان پر رحم کرے اور ان کی مشکلات اور اضطراب کے حالات ان پر آسان کر دے اور ان کے ہم و غم دور فرمائے اور ان کو ہر ایک تکلیف سے مخلصی عنایت کرے اور ان کی مرادات کی راہ ان پر کھول دے اور روز آخرت میں اپنے ان بندوں کے ساتھ ان کو اٹھاوے جن پر اس کا فضل اور رحم ہے اور تا اختتام سفر ان کے بعد ان کا خلیفہ ہو۔

اے خدا اے ذوالمجد والعطاء اور رحیم اور مشکل کشا! یہ تمام دُعائیں قبول کر اور ہمیں ہمارے مخالفوں پر روشن نشانوں کے ساتھ غلبہ عطا فرما۔ ہر ایک قوت اور ہر ایک طاقت تجھ ہی کو ہے۔ آمین ثم آمین۔

والدین واقفین نو توجہ فرمائیں

واقفین نو بچے بچیوں کے والدین کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے وقف نو بچے بچی کا فوٹو اسٹیٹ برتھ سرٹیفکیٹ دفتر وقف نو قادیان کو بھجوائیں ساتھ ہی وقف نو میں منظوری کی چٹھی بھی بھجوائیں جملہ واقفین نو کی فائلیں تیار کرنے کیلئے اس کی فوری ضرورت ہے امراء کرام صدر صاحبان سیکرٹریان وقف نو مبلغین و معلمین کرام سے اس سلسلہ میں خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔ (نیشنل سیکرٹری وقف نو بھارت)

جلسہ سالانہ قادیان سے واپسی کیلئے ریلوے ریزرویشن

Railway Reservation

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان ۵-۶-۷ دسمبر ۱۹۹۸ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ جو احباب جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کا ارادہ رکھتے ہوں اُن کی سہولت کیلئے نظامت ریزرویشن کی طرف سے حسب سابق امسال بھی واپسی ریزرویشن کا انتظام کیا گیا ہے۔ جو احباب اس سہولت سے استفادہ کرنا چاہتے ہوں اُن سے درخواست ہے کہ وہ اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ دفتر جلسہ سالانہ میں ۱۵ نومبر تک ارسال کر دیں۔ اور ساتھ ہی مکرم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ کے نام مع تفصیل رقم بھی بھجوا دیں۔ یاد رہے کہ اس وقت ریلوے ریزرویشن ۶۰ دن پہلے کرانے کی سہولت موجود ہے۔

From Station .... To .... Date .... Train No..........

Class .... Seat or Berth ....

Name .... M/F .... Age ....

اللہ تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو اور یہ مبارک سفر ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب ہو۔ آمین

افسر جلسہ سالانہ قادیان

مجاہدین تحریک جدید بھارت متوجہ ہوں

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے کہ تحریک جدید کا مالی سال ۳۱ر اکتوبر کو اختتام پذیر ہو رہا ہے۔ اس جہت سے صرف چند یوم باقی رہ گئے ہیں۔ لہٰذا گذارش ہے کہ احباب اپنے اپنے وعدہ جات کی مکمل ادائیگی ۳۱ر اکتوبر سے قبل کر دیں اور کوئی بقایا اس عظیم چندہ تحریک جدید کا نہ رہے۔ احباب و مستورات سے جائزہ لینے کی درخواست ہے۔ سیکرٹریان تحریک جدید۔ ومال اس تعلق میں پورا پورا تعاون فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ (وکیل المال تحریک جدید قادیان)

THE FIRST ISLAMIC SATELLITE CHANNEL

BROADCASTING ROUND THE CLOCK

Muslim TV AHMADIYYA International

AUDIO FREQUENCY	
URDU	6.50
ENGLISH	7.02
ARABIC	7.20
BENGALI	7.38
FRENCH	7.56
DUTCH	7.74
TURKISH	8.10

SATELLITE : INTELSAT 703 IS -703 AT 57* E
DECODER : C Band
POSITION : 57* East
POLARITY : Left Hand Circular
DISH SIZE Max. 8 Ft
VIDEO FREQUENCY : 4177.5 Mhz
AUDIO FREQUENCY : 6.50 Mhz
E Mail : mta @ bitinternet . com

☆ ...... اگر آپ خود یا اپنے بچوں کو اسلامی تعلیم سے روشناس کرانا چاہتے ہیں۔
☆ ...... اگر آپ موجودہ فحاشی سے بھرپور ٹی وی چینلز سے بچ کر اپنی اور اپنے بچوں کی اخلاقی و روحانی پرورش کرنا چاہتے ہیں تو آپ ہمیشہ

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل

ہی دیکھئے۔ اس میں نماز سکھانے۔ قرآن مجید سکھانے کے علاوہ حضرت امام جماعت احمدیہ عالمگیر کے درس القرآن۔ ترجمۃ القرآن و ہومیوپیتھی کلاس اور مجالس عرفان نشر ہوتی ہیں۔
علاوہ ازیں زبانیں سکھانے اور کمپیوٹر و سائنس سے متعلق دیگر معلومات سے بھرپور پروگراموں سے بھی آپ استفادہ کر سکتے ہیں۔
☆ ...... جماعت احمدیہ کا عربی رسالہ التقویٰ لنڈن۔ انٹرنیشنل الفضل لندن۔ جماعتی کتب اور دیگر معلومات Computer Internet پر دیکھ سکتے ہیں۔ جس کا نمبر اوپر دیا گیا ہے۔
☆ ...... حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات۔ ہومیوپیتھک کلاسز اور دیگر ضروری پروگرام کی ویڈیو کیسٹ حاصل کرنے کیلئے نیچے لکھے پتہ جات پر رابطہ قائم کریں۔

نوٹ : ایم ٹی اے کی جملہ نشریات کاپی رائٹ © قانون کے تحت رجسٹرڈ ہیں۔ اس کے کسی بھی حصہ کی بلا اجازت اشاعت یا نشر خلافِ قانون ہے۔

NAZARAT NASHRO - ISSHAT
MTA QADIAN Mohalla Ahmadiyya Qadian -143516
Ph: 01872-20749 Fa x : 01872 - 20105

MTA International , P.O . Box 12926, London SW 18 4ZN
Tel : 44-181 870 0922 Fax : 44 - 181 875 0249
Internet code : http://www.alislam.org/mta